پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن اوراق

تذکرۂ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

قسط 3

سُنّتِ نکاح

SC1286

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''**اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کے لئے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ بُزرگان دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کے حالات وواقعات جاننا بھی بے حد **مفید** ہے کیونکہ یہ نفوسِ قدسیہ احکامِ شریعت پر مضبوطی سے **کاربند** تھے۔ چنانچہ انہی کے نقشِ قدم پر چل کر ہم **اللہ** ربُّ العزت کی رحمت سے قبر وحشر میں سُرخرو ہوکر عذاباتِ دوزخ سے **خَلاصی** اور انعاماتِ جنّت تک **رسائی** پا سکتے ہیں۔ زبانی اور قلمی دونوں طرح سے **تذکرۂ صالحین** ہمارے اکابرین رحمہم اللہ المُبین کا شیوہ رہا ہے شاید اسی لئے **سیرت نگاری** کا یہ سلسلہ کئی صدیوں سے جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے سیرت کے موضوع پر بھی کئی **کتب ورسائل** شائع ہو چکے ہیں، مثلاً سیرتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا عشقِ رسول، امامِ حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کرامات، جنّات کا بادشاہ، سانپ نما جن، تذکرہ امام احمد رضا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)، فقیہ اعظم ہند، شرح شجرہ قادریہ وغیرھا۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت**'' بھی ہے جس میں پندرھویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے **ابتدائی حالاتِ زندگی**، روزمرہ کے **معمولات**، **عبادات**، **مجاہدات**، **اخلاقیات ودینی خدمات** کے واقعات کے ساتھ ساتھ آپ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **برکات وکرامات** اور آپ کی **تصنیفات**، **مکتوبات**، **بیانات وملفوظات** کے **فُیوضات** بھی جمع کئے گئے ہیں۔ فی الحال ''**تذکرۂ امیر اہلسنّت**'' کو مختصر رسائل کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی بھی بآسانی انہیں خرید کر پڑھ سکیں۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بعد میں ان رسائل کا مجموعہ بھی شائع کیا

جائے گا۔اس وقت ''**تذکرۂ امیرِ اَہلسنّت** '' کا تیسرا حصہ بنام''**سنّتِ نکاح**'' آپ کے سامنے ہے۔ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوتھا حصہ ''**شوقِ علمِ دین**'' کے نام سے عنقریب پیش کیا جائے گا۔اس کا پہلا اور دوسرا حصہ بھی مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

مَدَنی التجاء: ''**تذکرۂ امیرِ اہلسنّت**''میں ہم نے محض سنی سنائی باتوں کونقل کرنے سے گریز کیا ہے بلکہ حتی المقدور معلومات فراہم کرنے والوں سے ملاقات یا رابطہ کر کے **تصدیق** کر لی گئی ہے۔تاہم ہم محض بشر ہیں خطا سے **پاک** نہیں، پھر کمپوزنگ کی غلطی بھی ممکن ہے،اس لئے درخواست ہے کہ اگر آپ کو ان رسائل میں کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو اپنے نام و پتے کے ساتھ تحریری طور پر ہماری **اصلاح** فرما دیجئے۔اور اگر کسی کو اس تذکرے میں شامل حالات وواقعات کے بارے میں **مزید معلومات** ہوں یا کوئی **مشورہ** دینا چاہیں تو وہ بھی سرورق پر لکھے ہوئے فون نمبر پر یا بذریعہ ڈاک یا ای میل رابطہ فرمالیں۔ہمیں میدانِ تالیف وتصنیف کی شہسواری کا **دعوٰی** ہر گز نہیں بلکہ جذبہ ہی ہمارا رہنما ہے، بہر حال ہماری بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ جتنا بن پڑے انشاء پردازی (یعنی فن تحریر) اور سوانح نگاری کے **اُصولوں** کا خیال رکھیں ،لہٰذا اس ''**تذکرے**'' کو اُردُو اَدب کا شاہکار سمجھنے کے بجائے **اِحساسِ ذمہ داری** کے اَوراق میں لپٹا ہوا **تحفہ** سمجھ لیجئے۔ جو **انداز** آپ کو پسند آئے وہ **تذکرۂ امیرِ اہلسنّت** کے حُسن کی **رعنائی** اور قابلِ اِعتراض حصہ ہماری **کوتاہ فہمی** کا نتیجہ ہوگا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل اور **مَدَنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔**اٰمِین بِجاہِ النَّبی الامین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتُہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ** (دعوتِ اسلامی)

۱۳ شوّال المکرّم ۱۴۲۹ ھ، 13 اکتوبر 2008ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

سیِّدُ الْمُرسَلین ، خاتَمُ النَّبِیّین ، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: ''جو مجھ پر شبِ جُمُعَہ اور جُمُعَہ کے روز سو بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔''

(جامع الاحادیث للسیوطی ، رقم ۷۳۷۷ ، ج ۳ ، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شادی سنّت ہے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**نکاح** میری **سنّت** سے ہے پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا **نکاح** کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔ جو قدرت رکھتا ہو وہ **نکاح** کرے اور جو قدرت نہ پائے تو روزے رکھا کرے

کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، رقم ۱۸۴٦، ج ۲، ص ٤٠٦)

نکاح کرنا کب سنّت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اگر** مہر، نان ونَفَقہ دینے اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا **سنتِ مؤکدہ** ہے۔ ایسی حالت میں **نکاح** نہ کرنے پر اَڑے رہنا **گناہ** ہے۔ اگر حرام سے بچنا.. یا.. اِتباعِ سنّت .. یا.. اولاد کا حصول پیشِ نظر ہو تو **ثواب** بھی پائے گا اور اگر محض حصولِ لذت یا قضائے شہوت مقصود ہو تو **ثواب** نہیں ملے گا، **نکاح** بہر حال ہو جائے گا۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، کتاب النکاح، حصہ ۷، ص ۵۵۹)

نکاح کرنا فرض بھی ہے اور حرام بھی!

نکاح کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ یقین ہو کہ **نکاح** نہ کرنے کی صورت میں زناء میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا **فرض** ہے۔ ایسی صورت میں **نکاح** نہ کرنے پر **گناہ گار** ہوگا۔ اگر مہر ونفقہ دینے پر قدرت ہو اور غلبۂ شہوت کے سبب زناء یا بدنگاہی یا مشت زَنی میں

مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح **واجب** ہے اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ **اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب نکاح کرنا مکروہ ہے۔اگر یہ یقین ہو کہ نکاح** کرنے کی صورت میں نان ونُفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب **نکاح** کرنا **حرام** اور **جہنم میں لے جانے والا کام** ہے (ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لئے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔ (ماخوذ از بہارشریعت، کتاب النکاح، حصہ ۷، ص۵۵۹)

نکاح کی نیّتیں

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** ٥ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵) جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: **نکاح** کرنے والے کو چاہیے کہ اچھی اچھی نیتیں کرلے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہوسکے۔

''نکاح سنّت ہے'' کے نوحروف کی نسبت سے 9 نیتیں پیشِ خدمت ہیں:

{۱}سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ادائیگی کروں گا {۲} نیک عورت سے نکاح کروں گا {۳} اچھی قوم میں نکاح کروں گا {٤} اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا {۵} اس کے ذریعے شرمگاہ کی حفاظت کروں گا {٦} خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا {۷} محض لذت یا قضائے شہوت کے لیےنہیں حصولِ اولاد کے لئے تَخْلِیَہ کروں گا {۸} ملاپ سے پہلے ''بسم اللّٰہ'' اور مسنون دعا پڑھوں گا {۹} سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امّت میں اِضافے کا ذَرِیعہ بنوں گا۔

مَدَنی مشورہ: شادی شدگان نیتوں وغیرہ کی مزید معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) جلد 23 صفحہ نمبر 386,385, پر مسئلہ نمبر 42,41 کا مطالعہ فرمالیں۔ (ماخوذ از تربیتِ اولاد، ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اَھلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا نکاح مبارک

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شادی غالباً ۱۳۹۸ھ، 1978ء میں تقریباً 29 برس کی عمر میں باب المدینہ کراچی میں ہوئی۔

کوئی رشتہ دینے پر تیار نہ تھا !

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مَدَنی مذاکرہ[1] میں سُوالات کے جوابات دیتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیشِ خدمت ہے چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ جب میری شادی کی صورت بنی تو کوئی رشتہ دینے کیلئے تیار نہ ہوتا تھا کیونکہ اس وقت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بہاریں نہیں تھیں اور ہمارے معاشرے میں **داڑھی** سجانے والے نوجوان نہایت ہی کمیاب تھے۔ اُس زمانے میں بھی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میرے چہرے پر سنّت کے مطابق ایک مُشت داڑھی تھی۔ آخِر کار ایک جگہ رشتہ طے ہوا، لیکن چند دنوں بعد انہوں نے بھی منگنی توڑ دی۔

بارگاہِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں استغاثہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: منگنی ٹوٹ جانے پر میں بہت دلبرداشتہ ہوا اور ایک رات اپنے مَحلہ کی بادامی مسجد (میٹھادر باب المدینہ کراچی) میں بیٹھے

---

[1]: مَدَنی مذاکرہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اُس اجتماع کو کہتے ہیں جس میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ عقائدواعمال، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ **مختلف موضوعات** پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ مَدَنی مذاکرات کی کیسٹیں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

بیٹھے **بارگاہِ رسالت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں منظوم استغاثہ پیش کیا جس میں مضمون کچھ یوں تھا کہ **یارسول اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ کی سنت پر چلنا چاہتا ہوں لیکن لوگ اس طرح کے طرزِ عمل سے میرا دِل دُکھاتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی عرصے میں ایک اور جگہ رشتے کی ترکیب بن گئی اور شادی بھی ہوگئی۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی اِس تکلیف دہ صورتِ حال کی عکاسی کرتے ہوئے اپنی کتاب **''اسلامی زندگی''** کے صفحہ 36 تا 39 پر لکھتے ہیں: ''میں نے بہت مسلمانوں کو کہتے سنا کہ ہم **داڑھی** والے کو اپنی لڑکی نہ دیں گے، لڑکا شوقین چاہیے اور بہت جگہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لڑکی والوں نے دولہا سے مطالبہ کیا کہ **داڑھی** منڈ وادو تو لڑکی دی جاسکتی ہے، چنانچہ لڑکوں نے داڑھیاں منڈ وائیں، کہاں تک دکھ کی باتیں سناؤں؟ یہ بھی کہتے سنا گیا کہ نمازی کو لڑکی نہ دیں گے، وہ مسجد کا ملّاں ہے، ہماری لڑکی کے ارمان

اور شوق پورے نہ کرے گا۔لڑکی والوں کو چاہئے کہ دولہا میں تین باتیں دیکھیں، **اوّل** تندرست ہو، کیوں کہ زندگی کی بہار تندرستی سے ہے۔ **دوسرے** اس کے چال چلن اچھّے ہوں، بدمعاش نہ ہو، شریف لوگ ہوں، **تیسرے** یہ کہ لڑکا ہنر منداور کماؤ ہو کہ کما کر اپنے بیوی اور بچوں کو پال سکے۔ مالداری کا کوئی اعتبار نہیں یہ چلتی پھرتی چاندنی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ نکاح میں کوئی مال دیکھتا ہے کوئی جمال۔ **مگر عَلَیکَ بِذَاتِ الدِّین** (تم دینداری دیکھو۔) (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب النکاح ......الخ، الحدیث، ۷۱۵، ص ۷۷۲) یہ بھی یادرکھو کہ مولویوں اور دینداروں کی بیویاں فیشن والوں کی بیویوں سے زِیادہ آرام میں رہتی ہیں۔ **اوّل** تو اس لئے کہ دیندار آدمی خداتعالیٰ کے خوف سے بیوی بچوں کا حق پہچانتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ دیندار آدمی کی نگاہ صرف بیوی ہی پر ہوتی ہے اور آزادلوگوں کی ٹمپریری (temporary یعنی عارضی) بیویاں بہت سی ہوتی ہیں۔ جن کا دن رات تجربہ ہورہا ہے۔ وہ پھول کو سونگھتا اور ہر باغ میں جاتا ہے۔ کچھ دنوں تو اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے پھر آنکھ پھیر لیتا ہے۔

(اسلامی زندگی، ص ۳۶ تا ۳۹ ملخصًا)

اللہ رَبُّ العزّت عزت دینے والا ہے

(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں کہ) ایک وقت تھا کہ خود مجھے کوئی رشتہ دینے کو تیار نہ تھا اور آج ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہے کہ **لوگ مجھ سے پوچھ پوچھ کر شادیاں کرتے ہیں** کہ تم کہو تو ہم فُلاں جگہ شادی کر دیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہی عزت عطا فرمانے والا ہے۔

وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: **اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔** (پ ۳، آل عمران: ۲۶)

(مَدَنی مذاکرہ نمبر 4)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شادیوں میں ہونے والی بے ہُودہ رسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض ناجائز اور بے ہودہ رسومات اس قدر رواج پا گئی ہیں کہ ان کے بغیر تقریبات کو ادھورا سمجھا جاتا ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے

’’**گانے باجے کی ہولناکیاں**‘‘ میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی میٹھی میٹھی سنّت بہُت سارے گناہوں میں گھِر چکی ہے، بے ہُودہ رُسومات اس کا جُزوِ **لاینفک** بن چکی ہیں، **معاذاللہ** عَزَّوَجَلَّ حالات اس قدر ابتر ہوچکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کرلئے جائیں اُس وقت تک اب شادی کی سنّت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مَثَلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اِسمیں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورَتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورَتوں میں غیر مرد گھس کر کھانا بانٹتے، خوب وڈیو فلمیں بناتے ہیں[1] شوقیہ تصویریں بنانے اور بنوانے والوں کو عذابِ خداوندی سے ڈر جانا چاہئے کہ! میرے آقا اعلٰحضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نقل کرتے ہیں، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم فرماتے ہیں، **ہر تصویر بنانے والا جہنَّم میں ہے اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی اللہ** عَزَّوَجَلَّ

---

[1]: کثیر عُلمائے کرام مذہبی بیانات وغیرہ کی وڈیو کو جائز قرار دیتے ہیں۔

ایک مخلوق پیدا کرے گا جو اسے عذاب کریگی''۔

(فتاویٰ رضویہ ج۲۱ ص ۴۲۷ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

آہ! شادِیوں میں خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں خوب ناچتیں، گاتیں اُودھم مچاتی ہیں۔ اِس دَوران مرد بھی بِلاتَکَلُّف اندر آتے جاتے ہیں، مرد اور عورَتیں جی بھر کر بدنگاہی کرتے ہیں، خوب آنکھوں کا زِنا ہوتا ہے، نہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ نہ شرمِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم۔ سنو سنو! رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے، ''آنکھوں کا زِنا دیکھنا اور کانوں کا زِنا سننا اور زَبان کا زِنا بولنا اور ہاتھوں کا زِنا پکڑنا ہے''۔ (مسلِم شریف ص۱۴۲۸ حدیث ۲۶۵۷) یاد رکھیئے! غیر مرد غیر عورَت کو دیکھے یا غیر عورَت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام اور دونوں کیلئے یہ جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

نافرمانی کی نُحُوست

فلمی ریکارڈنگ کے بِغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے، واہ صاحِب! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلی بچّی کی

خوشی دکھائی ہے اور گانا باجا نہ کریں، بس جی **خوشی** کے وقت سب کچھ چلتا ہے۔ (معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ) ارے نادانو! **خوشی کے وقت اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا شکر ادا کیا جاتا ہے** کہ خوشیاں طویل ہوں، نافرمانی نہیں کی جاتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نافرمانی کی نُحُوست سے اِکلَوتی بیٹی دُلہن بننے کے آٹھویں دن روٹھ کر **میکے** آ بیٹھے اور مزید آٹھ دن کے بعد تین **طلاق** کا پرچہ آ پہنچے اور ساری خوشیاں دُھول میں مل جائیں۔ یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھما چوکڑی میں بیاہی ہوئی دُلہن 9 ماہ کے بعد پہلی ہی زچگی میں موت کے گھاٹ اتر جائے۔ آہ! صد ہزار آہ! ؎

مَحَبَّت خُصُومات میں کھوگئی　　یہ اُمّت رُسُومات میں کھوگئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والو! کان کھول کر سنو! حدیثِ پاک میں ہے، ''دو آوازوں پر دنیا و آخِرت میں لعنت ہے، (۱) نِعمت کے وقت باجا (۲) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (کنزالعمال حدیث ٤٠٦٥٤ ج ١٥ ص ٩٥ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (گانے باجے کی ہولناکیاں، ص ٧ تا ١٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناجائز رسموں سے پاک شادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ شادی بیاہ کی خوشی میں ہونے والی بے ہودہ تقریبات کو نہ صرف خود ناپسند کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اِن **گناہوں بھرے معمولات** سے اجتناب کی شفقت آمیز تاکید فرمارہے ہیں، تو بھلا کیسے **ممکن** تھا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی اپنی شادی میں گناہوں بھری **تقریبات** منعقد کی جاتیں یا ناجائز رسموں پر **عمل** کیا جاتا! ہرگزنہیں بلکہ ہمارا حسنِ ظن ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کی شادی فُضول وناجائز رسموں سے **پاک** اور انتہائی **سادگی کا مظہر** رہی ہوگی۔

بَرَکت والا نکاح

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **روایت** ہے کہ **نُور کے پیکر**، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: **''بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔''**

(مُسند احمد، الحدیث ۲۴۵۸۳ ج۹، ص۳۶۵)

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان مرأۃ المناجیح میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''یعنی جس نکاح میں فریقین کا **خرچ** کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، **جہیز** بھاری نہ ہو، کوئی جانب **مقروض** نہ ہو جائے، کسی طرف سے **شرط** سخت نہ ہو، اللہ (عزوجل) کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ **نکاح** بڑا ہی **بابرکت** ہے ایسی شادی **خانہ آبادی** ہے، آج ہم حرام رسموں، بے ہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو **خانہ بربادی** بلکہ خانہا (یعنی بہت سارے گھروں کے لئے باعثِ) بربادی بنالیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک پر عمل کی توفیق دے۔ (مرأۃ المناجیح، ج۵، ص۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی **شادی مبارک** کی مختصر رُوداد پڑھئے اور **حدیث** پاک کی **برکتوں** کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے:

مَسجِد میں نکاح ہوا

اِس جدید دور میں بھی جگمگ جگمگ کرتے شادی ہال کے بجائے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا نکاح مستحب طریقے پر **میمن مسجد** (بولٹن مارکیٹ باب

المدینہ کراچی) میں ہوا۔ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا **مفتی وقارُ الدین قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے جُمُعہ کے دن تقریباً **11:00 بجے آپ** دامت برکاتہم العالیہ کا **نکاح** پڑھایا، جس میں لوگوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔

مَدَنی پھول :(1) نکاح خواں کا عالم باعمل ہونا مستحب ہے۔(ملخصاً از فتاوی رضویہ جلد پنجم ص ۳۳،۶۱) **(2)** نکاح کا اعلانیہ طور پر، مسجد میں اور جمعہ کے دن ہونا مستحب ہے (اگر لڑکی کے گھر یا کسی اور جگہ ہو تب بھی کوئی حرج نہیں)۔

(الدرالمختار، کتاب النکاح، ج ٤، ص ٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبرِستان و مزارِ مبارَک کی حاضری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی کی خوشی میں سرشار **دُولھا** اس دن کو یادگار بنانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا؟ اس کے عزیز واقارب کی طرف سے **عموماً** گناہوں سے بھرپور ورائٹی **پروگرام** منعقد کئے جاتے ہیں، طرح طرح کی جائز وناجائز رسمیں نبھائی جاتی ہیں۔ یوں دُولھا کی آنکھوں پر **غفلت** کی ایسی پٹی بندھ جاتی ہے کہ اسے قبر کی **تنہائیاں** یاد رہتی ہیں نہ میدانِ محشر کی **پریشانیاں** ! مگر دوسری جانب

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھئے کہ اپنی **شادی** کے دن **قبرستان** بھی جارہے ہیں اور نرالے انداز سے **فکرِ آخرت** بھی کررہے ہیں؛

(**چنانچہ امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ **فرماتے ہیں**) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ **نمازِ جُمُعہ** نور مسجد (کاغذی بازار باب المدینہ کراچی) میں **مفتی وقارالدین قادِری** علیہ رحمۃ الہادی کی اِقتداء میں ادا کی، **قبرِستان** بھی گیا اور کھارادر میں واقع حضرت سید **محمد شاہ دولہا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مزار شریف** پر **حاضری** کی سعادت بھی حاصل ہوئی اور ہسپتال جاکر اپنے ایک بہت ہی پیارے دوست غلام یاسین قادری رضوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) جو کہ خون کے سرطان (Blood Cancer) کے مریض تھے اُن کی **عیادت** بھی کی۔انہوں نے مجھے مبلغ 25 روپے شادی کا تحفہ عنایت فرمایا۔[1]

خوشی کے موقع پر غم کے معاملات میں حصہ لینا چاہیے تاکہ خوشیوں کے سبب انسان اتنا نہ "**پھول**" جائے کہ "**پھٹ**" جائے۔ ویسے بھی میرا معاملہ ایسا تھا کہ **میرے اندر غم کی کیفیات بہُت تھیں** کیونکہ میں مریضوں اور پریشان حالوں

---

[1]: کچھ دن کے بعد غلام یاسین قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا انتقال ہوگیا۔امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی امّی جان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا) کے مزار سے ملحق بنایا ہوا چبوترہ مرحوم کی قبر کے لئے پیش کردیا۔آج بھی امّی جان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا) کے پہلو میں مرحوم کی قبر موجود ہے۔

سے ملتا رہتا تھا، بے چاروں کی لاچاری سے بڑی عبرت ملتی ہے۔**اس طرح سے میں نے اپنی شادی کے دن کے اوقات مذکورہ انداز پر گزارنے کی سعادت حاصل کی۔**

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدْقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی پھول: زیارتِ قبور **مُستَحَب** ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں **افضل** روزِ جمعہ وقتِ صبح ہے۔**اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے،** وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکرِ شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۴، ص ۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازوں کی باجماعت ادائیگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی کی تقریبات میں مصروف ہو کر اکثر لوگ اپنی

نمازیں **قضا** کر بیٹھتے ہیں، مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے شادی ہونے کے بعد بھی حسبِ عادت **نمازِ** جمعہ، عَصر، مغرب اور عشاء **باجماعت** ادا کی۔

(امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ **فرماتے ہیں) رَبّ عَزَّوَجَلّ** کے کرم سے شروع سے ہی باجماعت نماز پڑھنے کا ذہن تھا، **جماعت ترک کردینا میری لُغَت میں ہی نہیں تھا۔** یہاں تک کہ جب میری والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو اس وقت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا، میں اکیلا تھا مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**عَزَّوَجَلَّ ماں کی مَیِّت چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھانے کی سعادت پائی۔ماں کے غم میں دورانِ نماز میرے آنسو ضَرور بہہ رہے تھے، مگر اس صورتِ حال میں بھی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**عَزَّوَجَلَّ جماعت نہ چھوڑی۔اسی طرح شادی والے دن بھی **تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔**

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیغامِ امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ (رسالہ فاتحہ کا طریقہ ص **24** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میں تحریر فرماتے ہیں: **خبردار** جب بھی آپ کے یہاں (شادی)، **نیاز** یا کسی قسم کی تقریب ہو، نماز کا وقت ہوتے ہی کوئی مانِع شرعی نہ ہو تو اِنفرادی و اِجتماعی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت **نمازِ باجماعت کیلئے مسجد کا رُخ کریں**۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نَماز آئے اور گہما گہمی یا سُستی کے باعث معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جماعت فَوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کیلئے فوراً **بعدِ نمازِ ظہر** اور شام کے کھانے کیلئے **بعدِ نمازِ عشاء** مہمانوں کو بلانے میں غالباً باجماعت نمازوں کیلئے آسانی ہے۔ **میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ** سبھی کو چاہیے کہ وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ شادی یا دیگر تقریبات وغیرہ اور **بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی** (حکم کردہ) **''نمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بہُت بڑی غَلَطی ہے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی دعوت نامہ

ایک مرتبہ مَدَنی مذاکرے کے دوران **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے عرض کی گئی کہ حضور! آپ نے شادی کا دعوت نامہ سب سے پہلے کس کے نام لکھا؟

تو کچھ یوں ارشاد فرمایا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ جب سے ہوش سنبھالا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے سے میری مَحبتیں **سرکار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ہی ہیں، یقیناً سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہر مسلمان کو محبت ہے اور ہونی بھی چاہیے کہ ''**لا اِیمانَ لِمَنْ لا مَحَبَّۃَ لَہ**'' (یعنی جسے سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت نہیں اس کا ایمان کامل نہیں) ہر ایک کی محبت کا اپنا انداز ہوتا ہے، میرا بھی **سرکار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کا ایک انداز تھا کہ میں چاہتا تھا کہ **سرکار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں دعوت پیش کروں۔ **لیکن سوچتا تھا کہ کیسے پیش کروں؟** میں مسلسل یہ سوچتا رہا پھر آخرکار مجھ سے جو ممکن ہوا میں نے شادی کارڈ پر **اَلقابات** لکھے اور ایک مدینے کے مسافر کے ہاتھ ''**شادی کارڈ**'' مدینے شریف بھیج دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایک اسلامی بھائی نے سنہری جالیوں کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ نکاح والے دن میری عجیب کیفیت تھی میں مضطرب تھا کہ **میرے میٹھے میٹھے، من موہنے، آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کب تشریف لاتے ہیں؟** بس یہ میرا ایک انداز تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شبِ عُروسی میں انفرادی کوشش

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: شادی کی مصروفیات میں دن گزار کر جب شبِ عُروسی کا وقت ہوا تو میرے اَنور[1] (Side friend) نے مجھے سمجھانا شروع کیا کہ اگر تمہاری اہلیہ اُلٹے ہاتھ سے کوئی چیز دے تو پہلی رات ہی روک ٹوک شروع مت کر دینا (کیونکہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بہت پرانی عادتِ مبارکہ ہے کہ جب کوئی آپ کو اُلٹے ہاتھ سے چیز پکڑانے کی کوشش کرے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ بڑے احسن انداز میں اس کی اصلاح فرما دیتے ہیں کہ سیدھے ہاتھ سے چیز دیجئے کہ سنّت ہے اُلٹے ہاتھ سے دینا شیطان کا کام ہے)۔ چونکہ وہ میری کیفیت سے واقف تھے، اسی کے پیشِ نظر پھر سمجھایا کہ ''تم حصولِ عبرت کے لئے موت کی باتیں کرتے رہتے ہو، پہلی ہی رات اسکے سامنے **موت کا تذکرہ** مت چھیڑ دینا۔'' میں خاموشی سے سنتا رہا۔

اتفاقاً جب رات نوبِیاہتا نے الٹے ہاتھ سے کوئی چیز دینا چاہی تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** حسبِ عادت سیدھے ہاتھ سے دینے کی **تلقین** کی نیز وہی **موت کا تذکرہ** کیا کہ دیکھو یہ خوشیاں جو ہیں، یہ سب عارضی ہیں، **موت** تو دولہا کو بارات سے

---

[1]: اَنور اس شخص کو بولتے ہیں جو اپنے تجربات کی روشنی میں دولہا کو خریداری اور دیگر معاملات میں اپنے مشوروں سے نوازتا ہے۔

گھسیٹ کر لے جاتی ہے اور دلہن کو حَجلہ عُروسی سے اٹھا کر **قبر** میں ڈال دیتی ہے۔ اس طرح اُن کا مَدَنی ذہن بنانے کی کوشش کی۔

نیل پالش کیوں نہیں لگائی؟

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **مزید** فرماتے ہیں کہ میں نے (ناخنوں کو دیکھتے ہوئے) پوچھا: ''**نیل پالش** کہاں ہے؟'' کہا: ''نہیں لگائی۔'' پوچھا: ''کیوں؟'' کہا کہ ''**وضو** نہیں ہوتا۔'' یہ سن کر میرا دل بہت خوش ہوا کہ **ما شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اِن کا پہلے سے ہی ذہن بنا ہوا ہے۔ ورنہ میں نے **نیل پالش** اُتارنے والا لوشن لے رکھا تھا کہ اگر **نیل پالش** لگائی ہوئی تو صاف کردوں گا۔ **الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اس کے **استعمال** کی زندگی میں کبھی **نوبت** ہی نہیں آئی۔

مَدَنی پھول: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: آج کل (عورتوں میں) ناخن پر پالش لگانے کا رواج ہے مگر پالش میں جسامت ہوتی ہے اس لئے اگر ناخنوں پر لگی ہوگی تو عورت کا **وُضو یا غسل نہ ہوگا** کہ پالش کے نیچے پانی نہ پہنچے گا۔ (مرأۃ المناجیح، ج۶، ص۱۷۵) لہٰذا اگر نَیل پالِش ناخنوں پر لگی ہوئی ہو

تو اس کا چھُڑانا فرض ہے ورنہ وُضو و غسل نہیں ہوگا۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شبِ عُروسی میں بیان کی کیسٹ سنی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی یہ اِنفرادی کوشش بہت سے اسلامی بھائیوں کے لئے مشعلِ راہ بنی، چنانچہ جامعۃ المدینہ (کنز الایمان مسجد بابری چوک باب المدینہ کراچی) کے ایک طالب علم کا بیان کچھ یوں ہے کہ ۱۵ ذیقعدۃ ۱۴۲۵ھ میں (کہ جب میں درجہ خامسہ کا طالب علم تھا) اپنی **شادی** کے موقع پر میں نے رہنمائی کے لئے **مفتیٔ دعوتِ اسلامی** الحافظ القاری مولانا محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی جو کہ میرے اُستاد بھی تھے، ان سے کچھ شرعی مسائل پوچھے جس کے جوابات دینے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے شبِ عُروسی میں **کیسٹ اجتماع** کی ترغیب دلائی کہ اس طرح آپ دونوں کو رہنمائی کے متعدد مدنی پھول ملیں گے۔ چنانچہ میں نے شبِ عروسی کی ابتداء میں اپنی دُلہن کے ساتھ بیٹھ کر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی کیسٹ

''میاں بیوی کے حقوق'' سُنی جس سے ہمیں معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ رسالت میں صلٰوۃ وسلام پیش کیا

دعوتِ اسلامی کے تحقیقی واشاعتی اِدارے المدینۃ العلمیۃ سے وابستہ ایک مَدنی اسلامی بھائی نے بھی مَدَنی مذاکرے میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی یہی حکایت سن کر اپنا ذہن بنایا اور شبِ زِفاف میں سب سے پہلے اپنی دلہن کے ساتھ مل کر بارگاہِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) میں **صلوۃ وسلام** کا نذرانہ پیش کیا اور دُعا بھی مانگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ فجر کی باجماعت ادائیگی

(**امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ مزید فرماتے ہیں کہ) ''**اَنور**'' نے مشورہ دیا تھا کہ شبِ زِفاف گزار کر نمازِ فجر گھر ہی پر ادا کر لینا مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ شبِ

---

[1]: الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے دولہا اور دلہن کے لئے دعائیہ منظوم **مَدَنی سہرے** اور اصلاح کے مَدَنی پھولوں پر مشتمل سنّتوں بھرے **مکتوبات** بھی مرتب فرمائے ہیں۔ یہ مَدَنی سہرے اور مکتوبات اسی رسالے کے آخری صفحات میں پیش کئے گئے ہیں۔

زِفاف کی صبح **مسجد نور** (جہاں امامت کی ذمہ داری تھی) **میں نمازِ فجر کی اِمامت کی سعادت پائی**۔ پھر جب ''اَنور'' سے ملاقات ہوئی تو اس نے بڑا تعجب کیا کہ شادی کی پہلی رات گزار کر فجر پڑھائی! یہ کیسے پڑھائی؟ میں نے کہا: ''الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ پڑھائی اور کوئی غلطی بھی نہیں ہوئی، یہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے۔''

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں اُن دولہا صاحبان کے لئے درس پوشیدہ ہے جو **نماز** کے پابند ہوتے ہوئے بھی **شبِ عروسی** میں شرم وحیاء کی وجہ سے غسل نہیں کرتے اور نماز فجر قضا کردیتے ہیں (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) حالانکہ ایسا کرنا شرم و حیاء نہیں بلکہ پرلے درجے کی **حماقت** اور **حرام** اور **جہنّم میں لے جانے** والا کام ہے۔

امیرِ اہلسنّت کا وَلیمہ

اُن دنوں میں بھی کہ جب ٹیبل کرسیاں سجا کر بڑے کرّ وفر کے ساتھ ولیمے کئے جاتے تھے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا ولیمہ شب زِفاف کے دوسرے دن سنّت کے مطابق ایسی سادگی کے ساتھ ہوا تھا کہ جس طرح **نیاز** وغیرہ میں کھلایا جاتا ہے اسی

طرح مہمانوں کو دری پر بٹھا کر تھالوں میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے میں صرف اُبلے
چاول (یعنی پلاؤ) اور **زردہ** تھا۔ **مکان** کے بیرونی حصّے پر کسی قسم کی مروّجہ **سجاوٹ یا**
برقی قُمقُموں کی ترکیب نہ تھی، ٹیپ پر صِرف **نعتیں** چلانے کا سلسلہ تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''ولیمہ سنّت ہے'' کے دس حُروف کی نسبت سے ولیمہ کے 10 مدنی پھول

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ)

(1) دعوتِ ولیمہ **سنّت** ہے۔ ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زِفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور مَحَلّے کے لوگوں کی حسبِ اِستِطاعت **ضِیافت** کرے۔

(2) ولیمے کے لئے بہت زیادہ بِھیڑ کرنا **شرط** نہیں ہے، دو تین دوست یا رشتہ دار ہوں تو بھی ولیمہ ہوسکتا ہے۔

(3) اس کے لئے پندرہ قسم کی ڈِشیں بنانے کی بھی کوئی ضرورت نہیں، حسبِ حیثیت دال چاول یا گوشت وغیرہ جو بھی **کھانا** آپ پیش کر سکتے ہیں، پیش کر دیجئے **ولیمہ** ہو جائے گا۔

(4) جولوگ ولیمے میں بلائے جائیں ان کو **جانا چاہیے** کہ ان کا جانا دولہا اوراس کے گھر والوں کے لیے **مُسَرَّت** کا باعث ہوگا۔

(5) دعوتِ ولیمہ کا یہ حکم جو بیان کیا گیا ہے، اُس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا **مقصود ادائے سنّت** ہو اور اگر مقصود تَفاخُر (یعنی فخر جتانا) ہو یا یہ کہ میری **واہ واہ** ہوگی جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے، تو ایسی دعوتوں میں نہ شریک ہونا **بہتر** ہے خصوصاً اہلِ علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔

(6) دعوت میں جانا اُس وقت سنّت ہے جب **معلوم** ہو کہ وہاں **گانا بجانا، لَہْو و لَعِب** نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ **خُرافات** وہاں ہیں تو نہ جائے۔

(7) جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں **لَغْوِیات** ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو **واپَس** آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصّے میں ہیں جس جگہ کھانا کِھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں **بیٹھ** سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو **روک** دے اور اگر اس کی **قدرت** اسے نہ ہو تو صبر کرے۔

(8) یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص **مذہبی پیشوا** نہ ہو اور اگر مُقْتَدیٰ و

پیشوا ہو، مثلاً علما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے **چلے** آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ **معلوم** ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو **مُقتَدیٰ** ہو یا نہ ہو کسی کو جانا **جائز** نہیں اگرچہ خاص اُس حصّۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصے میں ہوں۔

(9) اگر وہاں **لَھْو و لَعِب** ہو اور یہ شخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں **بند** ہو جائیں گی تو اس کو اس نیّت سے جانا چاہیے کہ اس کے جانے سے مُنکَراتِ شرعیہ (یعنی گناہوں کے کام) روک دیے جائیں گے اور اگر معلوم ہے کہ وہاں نہ جانے سے ان لوگوں کو نصیحت ہوگی اور ایسے موقع پر یہ **حرکتیں** نہ کریں گے، کیونکہ وہ لوگ اس کی شرکت کو ضَروری جانتے ہیں اور جب یہ **معلوم** ہوگا کہ اگر شادیوں اور تقریبوں میں یہ چیزیں ہوں گی تو وہ شخص **شریک** نہ ہوگا تو اس پر لازم ہے کہ وہاں نہ جائے تا کہ لوگوں کو **عبرت** ہو اور ایسی حرکتیں نہ کریں۔

(10) دعوتِ ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو[2] ہی دن تک یہ **دعوت** ہو سکتی ہے، اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔ پاک و ہند میں **شادیوں** کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنّت سے آگے بڑھنا **ریا و سُمعہ**

ہےاس سے بچنا ضروری ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،ص ۳۴ تا ۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چٹائی کی سنّت

(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں) **میں** نے یہ پڑھ اور سن رکھا تھا کہ **سرکار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم چٹائی بلکہ فرشِ خاک پر سوتے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ برسوں سے میری **چٹائی** پر سونے کی عادت تھی۔ شادی کی پہلی رات کے بعد میں پھر اپنی **چٹائی** پر تھا۔ پلنگ آہستہ آہستہ اسٹور رُوم میں منتقل ہوگیا اور اسکے بعد گھر کا فاضل سامان پلنگ پر رکھ دیا گیا۔ اب بھی ہمارے گھر میں **صوفہ** سیٹ ہے نہ **پلنگ**، ہاں گھر کی بالائی منزل میں جو **کتاب گھر** ہے وہاں ایک صوفہ موجود ہے جس پر میں کبھی کبھی بیٹھ جاتا ہوں، اسلامی بھائیوں میں سے کسی نے لاکر رکھ دیا، اپنے اس مہربان کا نام اب بھی مجھے نہیں معلوم۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہیز کے حُقوق

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بار فرمایا، چونکہ جہیز شرعی طور پر بیوی کی مِلک ہوتا ہے اسلئے میں نے اپنے بچوں کی والدہ سے ایک بار نہیں بلکہ مختلف مواقِع پر جہیز سے متعلق **حُقوق مُعاف** کروائے ہیں۔ایک بار ایک چُٹکلہ یوں ہوا کہ میں نے بچّوں کی والدہ سے جہیز سے متعلق جب **اِحتِیاطاً مُعافی** مانگی تو انہوں نے کہا: **''ایک بار مُعاف کر تو دیا اب کب تک مُعافی مانگتے رہیں گے؟''**

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلِسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا ہے۔بیٹوں کے نام (۱) الحاج مولانا ابو اُسَید **اَحمد عبید الرضا قادِری** رَضَوی عطاری المَدَنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی اور (۲) حاجی **محمد بلال** رضا عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی ہیں۔اللہ تعالٰی اِن کو درازیٔ عمر بالخیر اور دن رات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دُھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

شہزادۂ عطّار مدظلہ العالی کی شادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی شادی خانہ آبادی میں ہر موقع پر شرعی احکام کی پاسداری کی، وہیں آپ نے اپنے شہزادۂ خوش لقا، عُروسِ دلرُبا، الحاج مولانا ابواُسَید **اَحمد عبید الرضا قادِری** رَضَوی عطاری المدَنی دامت برکاتہم العالیہ کی ''**شادی**'' کے پُرمسرت لمحات میں تمام معاملات شرِیعت کے عین مطابق رکھنے پر بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ جسکے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ شادی مبارک بھی انتہائی سادگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مثالی شادی قرار پائی۔

مرحبا عطّار کا لختِ جگر دولہا بنا
خوشنُما سہرا عُبیدِ قادِری کے سر سجا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تقریبِ نکاح

شہزادۂ عطّار مدظلہ العالی کے **نکاح** کی تقریب برقی قُمقُموں سے جگمگاتے شادی ہال کے بجائے **مدینۃُ الاولیاء** ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے **بین َالاقوامی اجتماع میں** 18 اکتوبر 2003ء کو

شبِ اتوار بڑی سادگی کے ساتھ انجام پائی۔

بَراتی ہیں تمامی اَہل ِسنّت

عُبیدِ قادِری دولہا بنا

تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، رِقّت انگیز سماں تھا، خُطبۂ نکاح پڑھ کر **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہی نے نکاح پڑھایا پھر چھوہارے لٹائے گئے جو منچ (اسٹیج) کے قریب موجود مخصوص اسلامی بھائیوں نے لُوٹے۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (احکام شریعت ص ۲۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

رخصتی کی تاریخ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ ولادت **۱۰ شَوّالُ الْمُکَرَّم** ہے لہٰذا اس نسبت کی بَرَکتوں کے حُصول کیلئے رُخصتی کی تقریب **شَوّالُ الْمُکَرَّم** ۱۴۲۶ھ، 2005ء کی دسویں شب رکھی گئی۔

میں اِمام اَحمد رضا کا ہوں غلام

کتنی اعلیٰ مجھ کو نسبت مل گئی (مغیلانِ مدینہ)

مکان پر سجاوٹ

اس موقع پر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ دنیائے اَہلسنّت کے امیر، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے شہزادے کی شادی کے موقع پر گھر پر مروَّجہ **سجاوٹ** یا برقی **قُمقُموں** وغیرہ کی کوئی **ترکیب** ہی نہیں تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُر تکلُّف جہیز لینے سے اِنکار

حاجی اَحمد عُبید رضا مُدَّ ظِلُّہُ العالی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُرتکلف جہیز دینا چاہا تو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے انہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف **شہزادۂ عطار** دامت برکاتہم العالیہ بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے **چٹائی قَبول** کرنے پر رِضامند ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اجتماعِ ذکر ونعت

شہزادۂ عطّار مدظلہ العالی کی شادی کی خوشی میں **دعوتِ اسلامی** کی باب المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مشاورت نے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب

المدینہ کراچی) میں **اجتماعِ ذکرونعت** کا اہتمام کیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماعِ ذکرونعت کا آغاز **تلاوتِ قرانِ حکیم** سے ہوا، پھر **سرکارِ مدینہ**، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں **گلہائے عقیدت نعت شریف** کی صورت میں پیش کیے گئے۔ اس کے بعد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس موقع پر **مَدَنی مذاکرہ** میں اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا لکھا ہوا منظوم دعائیہ **سہرا** شریف پڑھا گیا اور **صلوٰۃ وسلام** پر اس **اِجتماع ذکرونعت** کا اختتام ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھوہارے کیوں نہیں بانٹے؟

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ یوں ارشاد فرمایا: مجھ سے اصرار کیا گیا کہ اجتماعِ ذکرونعت کے شرکاء میں کوئی **چیز** تقسیم کی جائے، کسی نے یہ مشورہ بھی دیا کہ **چل مدینہ** کے 7 حُرُوف کی نسبت سے سات سات چھوہاروں پر مشتمل پیکٹ تقسیم کر دیئے جائیں، اس کے نمونے (sample) سیمپل بھی آ گئے تھے مگر میں نے **منع** کر دیا اس لئے نہیں کہ **رقم** بہت خرچ ہوتی بلکہ یہ سوچ کر کہ یہ چھوہارے ہم بانٹیں گے کس جگہ؟

اگر **مسجد** میں بانٹتے ہیں تو رش کی وجہ سے مسجد میں شور و غل ہوگا جو **احترامِ مسجد** کے منافی ہے اور اگر **باہر** بانٹتے ہیں تو راستے بند ہو جانے کا خدشہ ہے جس سے گزرنے والوں کی **حق تلفی** ہوگی۔ پھر عوام کے جمِ غفیر کو **قابو** کرنا بے حد مشکل ہے، چھینا جھپٹی میں زور آور تو شاید کئی کئی پیکٹ لے اُڑے مگر جو بے چارہ کمزور ہوگا ہجوم میں پس کر رہ جائے، لہٰذا سمجھ نہیں پڑتی تھی کہ کہاں بانٹیں؟ چنانچہ طے ہوا کہ **چھوہارے نہیں بانٹے جائیں گے۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور اعلیٰ حضرت علَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن کی تشریف آوری

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اجتماعِ ذکر و نعت کے آخری لمحات میں جب منچ پر **شہزادۂ عطار** مُدَّ ظِلُّہُ العالی اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف فرما تھے اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا **تحریر کردہ منظوم** دعائیہ سہرا پڑھا جا رہا تھا۔ (جس کے اشعار صفحہ 71 پر پیش کئے گئے ہیں۔) اُن اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اِس دوران میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ دو بزُرگ تشریف لائے، **مجھے** بتایا گیا کہ ان میں ایک **حضور سیدنا غوثِ اعظم** رضی اللہ عنہ اور دوسرے اعلیٰ حضرت امام **اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ہیں۔ پھر دونوں بزُرگوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور **شہزادۂ**

عطّار دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے گلے میں ہار پہنائے۔

ان کی شادی خانہ آبادی ہو ربِّ مصطفٰے

اَز پئے غوثُ الوَریٰ بہرِ امام اَحمد رضا　(ارمغانِ مدینہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

رَسمِ رُخصتی

امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے پہلے ہی سے تاکید کردی تھی کہ کسی صورت میں کوئی غیر شرعی رَسم یا معاملہ نہ ہونے پائے بلکہ وقتِ رخصتی بھی تمام معاملات عین شرِیعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** آپ کی اِس خواہش کو عملی جامہ پہنایا گیا اور آخر تک ہر ہر معاملہ عین **شَرِیعت** کے مطابق رکھنے کی ہی کوشش کی گئی۔حتیٰ کہ **رخصتی** کے وقت جو خواتین دلہن کو چھوڑنے کیلئے رَسم کے طور پر آتی ہیں اس سے پیشگی منع کر دیا گیا کہ صرف دلہن کا سگا بھائی شَرعی **پردے** کے ساتھ دلہن کو لے آئے۔ اس شادی میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر والوں کی طرف سے بھی اسلامی بہنوں کے لئے

کوئی تقریب نہیں رکھی گئی تھی۔

میری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

باجماعت نمازِ فَجْر

شبِ زِفاف کی صبح شہزادۂ عطار **حاجی اَحمد عُبید رضا** مُدَّ ظِلُّہُ العَالی نے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں حسبِ معمول **نمازِ فجر** پڑھائی۔اس طرح انہوں نے اپنے والد یعنی **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی روایت کو برقرار رکھا کہ انہوں نے بھی شبِ زِفاف کی صبح مسجدِ نور (کاغذی بازار باب المدینہ کراچی) **میں نمازِ فجر کی حسبِ معمول امامّت فرمائی تھی۔**

نمازوں میں مجھے سُستی نہ ہو کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُھوم دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مَدَنی مذاکرے کے دوران کچھ یوں ارشاد فرمایا: دُھوم دھام سے **ولیمہ** کا بھی بہت اِصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ 200 دیگیں بلا اُجرت پکا دیں گے، بس **دو لاکھ** روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: **دو لاکھ** روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے **دو لاکھ** روپے جمع کرنا مشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہوگا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزت ہوگی وہ **ختم** ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کر دوں گا، تھوڑی سی **خوشامد** کرنا پڑے گی جو کہ **میرے مزاج میں نہیں ہے**، 200 کی جگہ 1200 دیگیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو دھوم دھام سے ہوگا اور آپ لوگ بھی خوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لئے اپنی خُودداری کا سودا کرنا پڑے گا۔ پھر آپ نے بطورِ ترغیب ایک واقعہ بھی سُنایا:

ایک پیر صاحب کے ہاں لنگر خانہ چل رہا تھا۔ ایک صاحبِ ثروت مُرید پیسے دینے کی ترکیب کر رہا تھا۔ لنگر خانے کے منتظم نے عرض کی: حضور! اب وہ مہنگائی بڑھ گئی ہے، بہت دقّت ہو رہی ہے، اگر آپ اِس لنگر خانے کا خرچہ دینے والے **مرید** کو اشارہ کر دیں گے کہ وہ رقم **دُگنی** کر دے تو اپنا لنگر خانہ ذرا آسانی سے چلے گا۔ پیر صاحب اس پر راضی

ہوگئے اور اُس **مرید** کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت دیا ہے، تم ماہانہ چندہ دُگنا کردو۔ اس مُرید نے سعادت مندی سے جواب دیا: مرشد آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ کچھ عرصے کے بعد لنگر خانے کے منتظم نے پوچھا حضور! آپ نے رقم میں اضافہ کے لئے کہا یا نہیں؟ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا اور اس نے دوگنا بھی کر دیا ہے مگر فرق یہ ہے پہلے بڑی عقیدت سے آ کر پیش کرتا تھا، اب خود نہیں آتا بھجوا دیتا ہے۔

(پھر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا) **ان شاء اللہ عزوجل** میرا بیٹا (یعنی حاجی احمد عبید رضا عطاری سَلَّمَہُ الْغَنِی) خود **ولیمہ** کی سنت ادا کرے گا۔ دُھوم دھام سے نہ سہی مگر ولیمہ ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ وَلیمہ

شہزادۂ عطار مدظلہ العالی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی حسبِ خواہش انتہائی سادگی سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں صرف دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی بھائیوں کو مدعو کیا لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت مند اسلامی بھائیوں

کو بھی اندر بلوا لیا گیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی ولیمے میں شریک تھے۔ دعوتِ ولیمہ میں **دال** اور **چاول** پیش کئے گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بتایا کہ ''کھانا گھر میں پکایا گیا ہے، دال **پانی** میں پکائی گئی ہے اور اس میں **تیل** کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔'' مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انتہائی **لذیذ** تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شہزادہ عطّار کو ملنے والے تحائف

امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ کی طرف سے دی گئی مَدَنی سوچ کے باعث دنیا بھر سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے دنیوی تحائف کے بجائے بَہُت سے نیک اعمال مَثَلاً ہزاروں **قرآن پاک**، **دُرُودِ پاک** اور مختلف **اَذکار**، **مَدَنی انعامات** اور کئی اسلامی بھائیوں نے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنے اور دیگر اچھی اچھی نیتّوں کے ثواب کے تحفے پیش کئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک لاکھ روپے کا چیک لَوٹا دیا

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مقدّس گھرانا دُنیوی مال سے کس قدر اپنا دامن بچاتا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ مالی تحفے دینے سے **منع** کرنے کے باوُجود جب ایک اسلامی بھائی نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں **شہزادۂ حُضور** مُدَّ ظِلُّہُ العالی کیلئے =/100000 (ایک لاکھ روپے) کا چیک بطورِ تحفہ بھجوایا تو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے شکریہ کے ساتھ واپس کرتے ہوئے تحریری پیغام بھیجا کہ برائے کرم! دوبارہ اس کیلئے اِصرار نہ فرمائیں۔ بعد اَزْ اں (اَزْ۔آں) چیک دینے والے اسلامی بھائی کے گھر والوں کی طرف سے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے گھر انکی بڑی ہمشیرہ کے پاس **ایک لاکھ روپے نقد** پہنچانے کی کوشش کی گئی مگر وہاں بھی انہیں مایوسی ہوئی کیونکہ انہوں نے بھی رقم لینے سے معذرت کرلی اور شکریہ کے ساتھ پیسے واپس کردیئے۔

امیرِ اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ہمشیرہ کا کہنا ہے کہ جب میں نے **حاجی اَحمد عُبید رضا** کو **=/100000** روپے کے تحفے کے بارے میں بتایا تو شہزادے نے بتایا ''چیک کی سوغات سب سے پہلے میرے پاس ہی پہنچی تھی مگر میرے انکار کرنے پر ہی

انہوں نے باپا جان، پھر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی۔‘‘

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال و زَر عطا کر کے

عطا کر اپنا غم اور چشمِ گریاں یارسول اللہ (ارمغان مدینہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پَسَنْد کا تحفہ

نگرانِ شورٰی سَلَّمَہُ رَبُّ الْورٰی نے بتایا کہ مجھے کئی مخیّر حضرات کے فون آئے جن کا کروڑوں کا کاروبار ہے کہ ہم **شہزادہ حضور** دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اُن کی پسند کا تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں، مہربانی فرما کر **شہزادہ حضور** مُدَّ ظِلُّہُ العالی سے معلوم کر کے بتادیں۔ جب میں نے **شہزادۂ عطّار** مُدَّ ظِلُّہُ العالی کی بارگاہ میں تحفے سے متعلق عرض کی تو انہوں نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ مجھے کچھ دینا ہی چاہتے ہیں تو **مَدَنی انعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافلے** میں سفر کر کے اُس کے ثواب کا تحفہ دے دیں۔

دنیا پَرَست زر پہ مَرے گُل پہ عَنْدَلیب

اپنا تو انتخاب مدینے کا ہے بَبول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بنتِ عطّار کا جہیز

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے **عین سنّت کے مطابق** کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مدَنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت سیدتنا **فاطمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے **آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے،

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں
اُن کے گھر تھیں سیدھی سادھی شادیاں

اس جہیزِ پاک پہ لاکھوں سلام
صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام (دیوانِ سالک)

مثلاً **مشکیزہ ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ کی چکی ،نُقرَئی** (نُق۔رَ۔ئی یعنی چاندی کے) **کنگن** پیش کیے، اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسّر آیا؛ **چٹائی، مِٹّی کے برتن** اور کھجور کی چھال بھرا **چمڑے کا تکیہ** وغیرہ، الحمدللہ عزوجل **جہیز** میں پیش کرنے کی کوشش کی[1] اور رخصت کرتے وقت جس طرح سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر شفقتیں

---

[1]: سامانِ جہیز کی تصویر آخری صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

فرمائی تھیں [1] ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن سنتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1]: امام جزری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حصنِ حصین میں نقل فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرتِ خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقدِ نکاح حضرت امیر المؤمنین علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور حضرتِ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: پانی لاؤ، وہ پیالے میں پانی لائیں آپ نے اس میں سے پانی لے کر اس میں کلی کی پھر فرمایا: آگے آؤ، جب وہ آگے آئیں تو ان کے سینے کے درمیان اور سر پر پانی چھڑکا اور دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَابِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی الٰہی! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔'' پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: پُشت پھیرو جب انہوں نے پشت پھیری تو ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دعا کی (یعنی مذکورہ بالا دعا جو ترجمے کے ساتھ گزری) پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پانی لاؤ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ ہی سے فرمایا ہے۔ چنانچہ میں اُٹھا اور پانی کا پیالہ بھر لایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیالے سے پانی لے کر اس میں کُلّی کی پھر فرمایا: آگے آؤ (چنانچہ میں آگے آیا) تو آپ نے میرے سر اور سامنے کے جسم پر پانی ڈالا پھر دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی الٰہی! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔'' پھر فرمایا: پُشت پھیرو میں نے پشت پھیری تو آپ نے میرے کاندھوں کے درمیان پانی ڈالا اور دُعا فرمائی (یعنی مذکورہ بالا دعا جو ترجمے کے ساتھ گزری) پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے (حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے) فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے نام اور برکت سے اپنی زوجہ کے پاس جاؤ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۱۰۲۱، ج۲۲، ص۴۰۹ ماخوذاً والحصن الحصین، مایتعلق باموالزواج، ص۷۶)

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے ''بنتِ عطار اور دامادِ عطّار'' کیلئے اصلاحی مَدَنی پھولوں کا گلدستہ

''دامادِ عطّار'' کی خدمت میں گھر چلانے کے سلسلے میں 12مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **حُقوقِ زَوجین**، حُرمتِ مصاہَرت، نان نَفَقہ کا بیان، ظِہار کا بیان وغیرہ (بہارِ شریعت حصّہ ۷) کا مطالعہ فرما لیجئے۔

﴿۲﴾ **والِدَین** اور گھر کے دیگر افراد کی **کمزوریاں** اور کوتاہیاں اپنی زوجہ کو بتا کر غیبت اور آبرو ریزی کی آفت میں مُبتَلا نہ ہوں۔

﴿۳﴾ **اسی** طرح کی باتیں زَوجہ بھی اگر کریں تو اُس سے کہیں **صَلُّوا علَی الحبیب**۔ اور اسے ایسی باتیں کرنے سے روک دیں ورنہ غیبت سُننے کے گناہ میں گرفتار ہونگے۔

﴿۴﴾ ''ہم تو بُرا کسی (مسلمان) کا **دیکھیں سُنیں نہ بولیں**'' یہ اُصول اگر اپنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدینہ ہی مدینہ۔

﴿۵﴾ عورت کو **راز کی بات** نہ بتائیں۔

بشر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بیکار ہوتا ہے

﴿ ۶ ﴾ **والدین** کا ہر حال میں احترام کریں ان کے حُقُوق سے آپ کسی طرح بھی سُبُکدوش نہیں ہوسکتے۔

﴿ ۷ ﴾ **عورت** ٹیڑھی پسلی سے نکلی ہے اس کو **حکمتِ عملی** سے ہی چلانے میں کامیابی ہے۔ بات بات پر غصہ یا ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے بِدَک جانے کا اندیشہ ہے۔

﴿ ۸ ﴾ **شوہر** حاکم ہوتا ہے اور بیوی محکوم۔ لہٰذا زیادہ **Free** نہ ہوں ورنہ **رُعب** ختم ہوجانے کی صورت میں ''حاکمیت'' (کی دھاک) ضائع ہوسکتی ہے۔

﴿ ۹ ﴾ **دھونے** پکانے کا کام زوجہ ہی کے ذِمّے لگائیں۔ (اُس کے ساتھ) بلاضَرورت کیا جانے والا تعاون ہوسکتا ہے اُسے **سُست** بنادے۔

﴿ ۱۰ ﴾ **کھڑکیوں** اور برآمدوں سے (بلاعُذرِ صحیح) جھانکنا شُرَفاء کا کام نہیں۔ آپ بھی احتیاط کریں اور اپنی زوجہ پر بھی سختی سے پابندی ڈالیں ضرورتاً جھانکنا پڑے تو یہ احتیاط بہرحال ضَرور رکھیں کہ (نامحرموں اور) پڑوسیوں کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔

﴿ ۱۱ ﴾ مَدَنی انعامات پر آپ بھی عمل کریں اور بنتِ عطار کو سختی سے عمل کروائیں۔

﴿۱۲﴾ **بنتِ عطّار** محض بشر ہے، غلطیوں کا ہر امکان موجود ہے اگر اس کا تذکرہ آپ نے اپنے والدین یا افرادِ خانہ سے کیا تو غیبت کے گناہ کے ساتھ ساتھ **"دعوتِ اسلامی"** کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے ۔آپ اَحسن طریقے سے اصلاح کی سعی فرمائیں۔ ناکامی کی صورت میں اصلاح کروانے کی نیت سے صرف مجھ سے رُجوع کیجئے۔ (۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخِرت سنوارنے کے لئے "عطار" (دامت برکاتہم العالیہ) کی طرف سے "بنتِ عطار" کیلئے 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **شوہر** کی طرف سے ملنے والا ہر حُکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالا ناضَروری ہے۔

﴿۲﴾ **اپنے** شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔

﴿۳﴾ **دن** میں کم از کم ایکبار (ممکن ہو تو) ساس کی **دست بوسی** کیجئے۔

﴿۴﴾ **اپنی** ساس اور سُسر کا والدین کی طرح **اِکرام** کیجئے۔ان کی آواز کے

سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے **"جی جناب"** سے بات کیجئے۔

﴿۵﴾ **شوہر ضَرورتاً سزا دینے کا مجاز ہے۔**[1] ایسا ہو تو **صبر و تحمل** کا مظاہرہ کیجئے، غصہ کر کے یا زبان درازی کر کے گھر سے رُوٹھ کر آجانے کی صورت میں **آپ پر "میکے" کے دروازے بند ہیں۔**

﴿۶﴾ **ہاں** بغیر روٹھے **شوہر کی اجازت** کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

﴿۷﴾ **اپنے** میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے **گناہِ کبیرہ** میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو **"سُننے"** کے گناہِ کبیرہ میں ملوث کریں۔

﴿۸﴾ **اپنی** "بے عملی" یا "لا علمی" کو ڈھانپنے کے لئے اِس طرح کہہ دینا کہ "مجھے تو

---

[1]: مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان سورۃُ النساء کی آیت نمبر 34 کے تحت لکھتے ہیں: رب تعالیٰ نے یہاں ان کی (یعنی بیویوں کی) اِصلاح کی تین صورتیں بیان فرمائیں؛ (۱) نصیحت کرنا (۲) بائیکاٹ کرنا (۳) مارنا۔ (مزید لکھتے ہیں) نافرمانی پر خاوند مار سکتا ہے مگر اِصلاح کی مار مارے نہ کہ ایذاء (یعنی تکلیف دینے) کی جیسے شاگرد کو اُستاد یا اولاد کو ماں باپ اِصلاح کے لئے مارتے ہیں۔ بلا قصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ رب (عزوجل) کے ہاں ضرور ہوگی۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵،ص۶۱)

بہارِ شریعت میں ہے: "بیوی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ۱۶،ص۲۹۹)

والِدَین نے یہ نہیں سکھایا'' سخت حماقت ہے۔

﴿ ۹ ﴾ **بہارِ شریعت** حصہ 7 سے ''نان نفقہ کا بیان''، ''زوجین کے حقوق'' وغیرہ کا مطالعہ کرلیجئے۔

﴿ ۱۰ ﴾ **اپنے** لئے کسی قسم کا **''سُوال''** اپنے شوہر سے کر کے ان پر بوجھ مت بننا۔ ہاں اگر وہ مقرر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿ ۱۱ ﴾ **مہمان کی** خدمت سعادت سمجھ کر کرنا، اس کے اخراجات کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ **اپنے والد** (یعنی سگ مدینہ) **سے طلب کر لینا**۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مایوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضا مند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

﴿ ۱۲ ﴾ **شوہر کی** اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں (اسلامی بہنوں کو چاہیں تو تحفے میں اس تحریر کی فوٹو کاپی دے سکتی ہیں)۔

(۳ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ)

شادی کے موقع پر امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی طرف سے دُولھا کو دیا جانے والا مکتوب[1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادِری رضوی عُفِیَ عنہُ کی جانب سے غلامِ مصطفٰے گدائے غوثُ الورٰی، سائلِ بارگاہِ امام احمد رضا کی خدمتِ پُر مُسرّت میں مدینۂ پاک زادھا اللہ شرفاً و تعظیما کی رنگین فضاؤں اور مکّۂ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاً و تکریمًا کی مُشکبار ہواؤں کی برکتوں، عظمتوں، رفعتوں، سعادتوں، شرافتوں اور کرامتوں سے مالا مال خوشگوار و خوشبودار سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ،

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینۂ مُنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا کے سدا بہار پھولوں اور نور بار کانٹوں کی طرح لہلہاتا مسکراتا اور جگمگاتا رکھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ایسی مَدَنی بہاریں نصیب فرمائے کہ خزاں آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو بار بار حج کی پُر کیف بہاریں اور مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً

[1]: اِس مکتوب میں ضرورتاً ترمیم اور روایات کی تخریج کی گئی ہے...(علمیہ)

وتَعظِیمًا کے پاکیزہ نظارے دکھائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راضی ہو، آپ کو جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا پڑوس عطا کرے، آپ کا سینہ مدینہ ہو اور مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وتَعظِیمًا کے بَبُول کے طفیل یہ تمام دعائیں مجھ پاپی وبدکار کے حق میں بھی قبول ہوں۔ اٰمین بِجاہِ النّبِی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وبارک وسلم

آپ کی دنیا واٰخرت کی بہتری کے جذبے کے تحت میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے 6 میٹھے میٹھے ارشادات پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

مدینہ ۱: تم جو کچھ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کروگے تمہیں اس کا **ثواب** دیا جائے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے اس کا بھی **ثواب** دیا جائے گا۔" (صحیح البخاری ج٤ ص ١٢ حدیث٥٦٦٨)

مدینہ ۲: جو پاکدامنی چاہتے ہوئے اپنے آپ پر کچھ خرچ کرے تو یہ اس کے لئے **صدقہ** ہے اور جو اپنی بیوی، بچوں اور گھر والوں پر خرچ کرے تو یہ بھی **صَدَقہ** ہے۔" (مجمع الزوائد ج٣ ص ٣٠٢ حدیث ٤٦٦٦)

مدینہ ۳ : آدمی اگر اپنی زَوجہ کو پانی بھی پلائے تو اُسے اِس کا **اَجر** ملتا ہے۔(مُسنِدامام احمد،مسند الشامیین ج٦ ص٨٥ حدیث١٧١٥٥)

آج کل بد قسمتی سے صِرف بیٹے ہی کی اکثر لوگ تمنا کرتے ہیں اگر بیٹی پیدا ہوجائے تو بُرا مانتے ہیں، بیٹی کی فضیلت پڑھئے اور جھومئے :

مدینہ ۴: جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور اُس کی توہین نہ کرے اور بیٹوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو **جنّت** میں داخل فرمائے گا۔

(ابوداوٗد ج٤ ص٤٣٥ حدیث٥١٤٦)

مدینہ ۵ : جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے لڑکیاں دی ہوں اگر وہ اِن کے ساتھ اِحسان کرے تو وہ (لڑکیاں) اُس کے لیے جہنّم کی آگ سے **رَوک** ہوجائیں گی۔

(مِشکوٰۃ ج٢ ص٢١٠ حدیث٤٩٤٩)

مدینہ ٦ : جس کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔(جامع الترمذی ج٣ ص٣٦٦ حدیث١٩١٩)

بیوی کی بداَخلاقی پر صبر کیجئے اور اَجر کمائیے !

حضرت سیدُنا ابوالحسن خِرقانی قدس سرہ النورانی کا شہرہ سن کر ایک مُعتقد سفر

کر کے **زیارت** کے لیے آپ کے گھر حاضِر ہوا۔ دستک دی اور آمد کا مقصد بتایا۔ آپ کی زوجہ نے بتایا وہ جنگل میں لکڑیاں لینے گئے ہیں۔ اور پھر وہ حضرت کی برائیاں بیان کرنے لگی۔ وہ مُعتقد پریشان ہو کر **جنگل** کی طرف گیا' دیکھا تو دور سے ایک شخص آ رہا ہے اور اُس کے پیچھے ایک **شیر** چلا آ رہا ہے جس کی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھّا لدا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دور ہی سے **فرمایا:** ''میں ہی ابوالحسن خِرقانی ہوں' اگر میں اپنی بَدمزاج بیوی کا **بوجھ** برداشت نہ کرتا تو کیا شیر میرا **بوجھ** اُٹھالیتا؟''

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۷٤)

خبردار ! اہل و عِیال کو حسبِ ضرورت اَحکامِ شریعت سکھانا ضروری ہے۔ اِس کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا ''مَدَنی چینل'' بھی ہے، **T.V** صرف اِسی غرض سے لیا جائے اور اس میں تمام چینلز Lock کر کے فقط مَدَنی چینل ہی باقی رکھا جائے۔ اگر خدانخواستہ اُنہیں صرف اور صرف عُلومِ دُنیوی ہی سکھائے، نیز گناہوں سے باز رکھنے کے بجائے خود ہی گناہ کرنے کے آلات مثلاً فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنے کے لیے **T.V** اور **V.C.R** وغیرہ کا گھر میں اہتمام کیا اور شیطان کے اس فریب میں مُبتلا ہو گئے کہ اگر گھر میں **T.V** وغیرہ کا اہتمام نہیں کرو

گے تو تمہارے بچے دوسروں کے گھر جا کر فلمیں دیکھیں گے، نیز اپنے اہل وعِیال کو سُود و رشوت یا حرام کمائی کھلائی تو آخرت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایک عبرتناک روایت پڑھیے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے۔

بروزِ قیامت ایک شخص بارگاہِ خداوندی عزوجل میں حاضر کیا جائے گا، اُس کے بیوی بچے فریاد کریں گے "**یا اللہ**! اِس نے ہمیں دین کے اَحکام نہیں سکھائے اور یہ ہمیں **حرام** روزی کِھلاتا تھا، لیکن ہم لاعِلم تھے۔ لِہٰذا اُس (شخص) کو حرام روزی کے سبب اس قدَر پیٹا جائے گا کہ اُس کی کھال تو کھال گوشت بھی اُدھڑ جائے گا، پھر اُس کو میزان (یعنی ترازو) پر لایا جائے گا، فِرشتے اُس کی پہاڑ کے برابر **نیکیاں** لائیں گے تو اہل وعِیال میں سے ایک شخص اُس کی **نیکیوں** میں سے لے لے گا۔ دوسرا بڑھے گا وہ بھی اُس کی **نیکیوں** سے اپنی کمی پوری کرے گا۔ اس طرح اُس کی ساری **نیکیاں** اس کے گھر والے لے لیں گے۔ اب وہ اپنے بال بچوں کی طرف رُخ کر کے کہے گا "افسوس! اب میری گردن پر صرف اِن **گناہوں** کا بوجھ رہ گیا ہے جو میں نے تم لوگوں کی خاطر کیے تھے۔" فرشتے اِعلان کریں گے "یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بال بچے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے **جہنم** میں

داخِل ہوا۔'' (قُرَّةُ العيون،الباب الثامن،فی عقوبةقاتل......الخ،ص٤٠١)

یقیناً وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو اپنے بال بچوں کی سنّت کے مطابق **تربیت** نہیں کرتا' اپنی بیوی کو حتی المقدور **پردہ** وغیرہ کے احکام نہیں سکھاتا۔ بلکہ از خود فیشن کے سامان مُہیا کرتا، میک اپ کروا کر **بے پردہ** اسکوٹر پر بٹھاتا، شاپنگ سینٹروں کی **زینت** بناتا اور مَخلوط تفریح گاہوں میں پھرتا پھراتا ہے۔ یادر کھئے جو لوگ باوُجودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنْع نہ کریں وہ **دَیُّوث** ہیں، رَحْمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **''ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ''** (اَلتَّرْغِيْب وَالتَّرْهِيْب ج٣ ص٧٦ حديث ٨ دارالكتب العلمية بيروت) **یعنی** ''تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے دیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور عادی شرابی۔'' حضرتِ علّامہ علاءُالدّین **حَصْكَفِی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **''دَيُّوْثٌ هُوَ مَن لَّا يَغَارُ عَلٰى اِمْرَأَتِهٖ اَوْ مَحْرَمِهٖ''** (اَلدُّرُالْمُخْتَارج٦ ص ١١٣ دار المعرفة بيروت) **یعنی** ''دَیُّوث'' وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غیرت نہ کھائے۔'' **معلوم ہوا کہ** باوُجودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ

سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تَکَلُّفی اور بے پردَگی سے منع (مَنْ ۔عْ) نہ کرنے والے سخت اَحْمق، بے حیا، **دَیُّوث**، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابِق مَنْع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں اس پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دَیُّوث۔

ساس بہو کا اگر خدانخواستہ **اِختلاف** ہوجائے تو اُس میں انصاف کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینا، **ماں** کو ہرگز ہرگز مت جھاڑنا اِسی طرح صرف **ماں** کی فریاد سن کر بیوی کو بھی مت مارنا' صرف اور صرف **نرمی** سے کام لینا کہیں ایسا نہ ہو کہ بازی ہاتھ سے جاتی رہے اور رونے کے دن آئیں۔ گھر کے جملہ افراد کو میرا سلام

والسلام مع الاکرام

غمِ مدینہ و بقیع و
مغفرت و بلا حساب
جنّتُ الفردوس میں سرکار
کے پڑوس کا طلبگار

شادی کے موقع پر امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی طرف سے اسلامی بہنوں کو دیا جانے والا مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم طسگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادِری رضوی عُفِیَ عنہُ کی جانب سے دربارِ مدینہ کی بھکارن، کنیزِ غوثِ زمن، خادمۂ شہنشاہِ ذُوالمِنَن کی خدمت میں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْمًا کی مسکراتی ہوئی بہاروں اور مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَکْرِیْمًا کے رنگین ریگزاروں اور وہاں کے خوبصورت پہاڑوں کی قِطاروں کی برکتوں سے مالا مال مہکا مہکا خوشگوار سلام۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں میں شاد و آباد رکھے، آپ کی خوشیوں کو طویل کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْمًا کے سدا بہار پھولوں کی طرح ہمیشہ مسکراتی رکھے۔ آپ کی بیماریاں، پریشانیاں گھریلو ناچاقیاں، تنگ دستیاں، قرض داریاں دور ہوں۔ اِزدواجی زندگی خوشگوار گزرے۔ اولادِ صالحہ سے گود ہری رہے، بار بار حج کا شرف ملے اور میٹھا مدینہ چومنا نصیب ہو۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

آپ کی دنیا و آخِرت کی بہتری کے جذبے کے تحت محض حُصولِ ثواب کی خاطر عرض کرتا ہوں کہ اپنے شوہر کی خدمت میں کوتاہی مت کرنا' اس ضِمن میں میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے 6 خوشبودار ارشادات پیش کرتا ہوں:

مدینہ ۱: قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سرتک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حقِ شوہر ادا نہ کیا۔(مسندِ امام احمد ج ٤ ص ٣١٨ حدیث ١٢٦١٤)

مدینہ ۲: حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی خدمت میں عرض کی کہ دو عورتیں دروازے پر یہ سُوال کرنے کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر صَدَقہ کریں تو کیا انکی طرف سے صَدَقہ ادا ہو جائے گا؟ تو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''وہ عورَتیں کون ہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''انصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔'' تو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''ان دونوں کے لئے دُگنا اَجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صَدَقے کا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ..الخ، حدیث ١٠٠٠، ص ٥٠١ ملخصاً)

مدینہ ۳: شوہر نے بیوی کو بلایا اُس نے انکار کردیا اور اُس (شوہر) نے غصہ میں رات گزاری تو فِرِشتے صبح تک اُس عورت پر **لعنت** بھیجتے رہتے ہیں۔ (صحیح البخاری ج۲ ص۳۸۸ حدیث۳۲۳۷) اور دوسری روایت میں ہے، (شوہر) جب تک اُس سے راضی نہ ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس عورت سے **ناراض** رہتا ہے۔ (کنزالعمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، الحدیث۴۴۹۹۸، ج۱۶، ص۱۶۰)

مدینہ ۴: اور (بیوی) بِغیر اجازت اُس (شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی: اگرچِہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: اگرچِہ ظالم ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۳۹۷ حدیث۳) بات بات پر رُوٹھ کر مَیکے چلی جانے والی عورتوں کے لیے مُندَرَجۂ بالا حدیث میں کافی درس ہے۔

مدینہ ۵: تین قسم کے لوگوں کی نماز کو **اللہ** تعالٰی قبول نہیں فرماتا ایک تو وہ عورت جو اپنے شوہر کی اجازت کے بِغیر گھر سے **نکلے**، دوسرا بھاگا ہوا غلام اور تیسرا وہ بادشاہ جس کی رِعایا اُسے ناپسند کرتی ہو۔ (کنزالعمال ج۱۶ ص۲۵ حدیث۴۳۹۱۹)

شاید کسی اسلامی بہن کو یہ وسوسہ آئے کہ کیا صرف عورتوں پر ہی مردوں کے حقوق ہیں؟ مردوں پر بھی عورتوں کے کوئی حقوق ہیں یا نہیں! تو پڑھیے:

مدینہ ۶: کوئی مومِن کسی مومِنہ بیوی کو دُشمن نہ جانے اگر اس کی کسی عادت سے **ناراض** ہو تو دوسری خصلت سے **راضی** ہوگا۔ (صحیح مسلم، ص ۷۷۵ حدیث ۱۴۶۹)

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان لکھتے ہیں: سبحان اللہ کیسی نفیس تعلیم! مقصد یہ ہے کہ **بے عیب** بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک **برائیاں** بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ **خوبیاں** بھی پاؤ گے۔ یہاں صاحبِ مرقات نے فرمایا: جو بے عیب ساتھی کی **تلاش** میں رہے گا وہ دنیا میں **اکیلا** ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا برائیوں کا سَر چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! **اِصلاح** کی کوشش کرو، بے عیب تو رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہیں۔ (مِراۃُ المناجیح، ج۵، ص۸۸)

ذیل کے پانچ مَدنی پھول بھی اپنے دل کے مدنی گلدستے پر سجا لیجئے، ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **گھر امن کا گہوارہ** بن جائے گا۔

مدینہ ۷: ساس اور نند سے کسی صورت بھی نہ **بگاڑیئے**۔ ان کی خوب **خدمت** کرتی رہیے۔ اگر وہ طنز کریں تو **خاموش** رہیے۔

مدینہ ۸: ساس بالفرض **جھڑکیاں** دے تو اپنی ماں کا تصور کر لیجئے کہ وہ ڈانٹ رہی ہیں تو **صبر** آسان ہو جائے گا۔ ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔

مدینہ ۹: آپ نے کبھی ساس کے غصّہ ہو جانے پر اگر جوابی **غصے** کا مظاہرہ کیا تو پھر **"نبھاؤ"** مشکل ترین ہے۔

مدینہ ۱۰: سُسرال کی **"بدسُلوکی"** کی فریاد اپنے مَیکے میں کرنا سامنے چل کر **تباہی** کا استقبال کرنا ہے۔ لہٰذا صبر کے ساتھ ساتھ اس اُصول پر کاربند رہئے کہ **"ایک چُپ سو (۱۰۰) کو ہرائے"** جواب میں صِرف دعائے خیر کیجئے۔

مدینہ ۱۱: عُموماً آج کل سُسرال کی طرف سے بہو پر "جادو کرتی ہے" اپنے شوہر کو قابو کر لیا ہے" وغیرہ وغیرہ **الزام** لگائے جاتے ہیں، خدانخواستہ آپ کے ساتھ ایسا معاملہ ہو جائے تو آپے سے باہَر ہو جانے کے بجائے **حکمتِ عملی** اور انتہائی نرمی سے کام لیجئے۔ اپنا کمرہ دن کے وقت بند نہ رکھئے، گھر کے دوسرے افراد کی موجودگی میں اپنے شوہر سے **"کانا پھُوسی"** نہ کیجئے۔ شوہر کی موجودگی میں بھی

چائے وغیرہ اپنی ساس یا نند کے ساتھ بیٹھ کر ہی پئیں۔ ان کے سامنے ہرگز مُنہ نہ بگاڑیئے، غصہ نکالنے کے لئے برتن زور سے نہ پچھاڑیئے۔ بچوں کو اس طرح مت ڈانٹئے کہ اُن کو وسوسہ آئے کہ ہمیں سناتی اور کوستی ہے۔ دھونے پکانے کے کام میں پھُرتی دکھایئے مطلب یہ کہ نَجاست کو نَجاست سے (یعنی الزام کو ہنگامے سے) پاک کرنے کے بجائے (حکمت وحُسنِ اَخلاق کے) پانی ہی سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح آپ اِن شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے سُسرال کی **منظورِنظر** ہوجائیں گی اور زندگی بھی خوشگوار ہوجائے گی، سسرال کے حق میں **دعا** سے غفلت نہ کیجئے کہ دعا سے بڑے بڑے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ **صَوم وصلوٰۃ** کی پابندی کرتی رہئے، **شرعی پردہ** کا اہتمام کیجئے۔ یاد رہے! دیور وجیٹھ سے بھی پردہ ہے۔ اپنے گھر میں **"فیضانِ سنت"** کا درس جاری کیجئے۔ خاموشی کی عادت ڈالئے کہ زیادہ بولنے سے **جھگڑے** کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔ فیشن پرستی کے بجائے **سنّتوں** کا راستہ اختیار کیجئے کہ اسی میں بھلائی ہے۔ مجھ گنہگار کو دعائے غمِ مدینہ وبقیع ومغفرت سے نوازتی رہیں۔ اگر آپ کو میرا یہ مکتوب پسند آئے تو اسے پلاسٹک کوٹنگ کروا لیجئے اور خدانخواستہ کبھی گھریلو جھگڑا ہو تو اس کو پڑھ لیجئے۔ والسلام مع الاکرام

شادی کے موقع پر امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی طرف سے گھر کے سرپرست کو دیا جانے والا مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندۂ عاجِز ولا چار اور میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا غلامِ گنہگار، اُمّتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بھلائی کا طلبگار ،جن کے یہاں شادی ہورہی ہے اُن کے دُخُولِ جنّت کا خواستگار،سگِ مدینۂ پُراَنوار محمد الیاس عطار قادِری رضوی عُفِیَ عنہُ کی جانب سے شادی کی مُسرّتوں اور شادمانیوں سے لبریز، گھرانے کے سرپرست اور تمام اہلِ خانہ وخاندان کی خدمات میں گنبدِ خَضرا کو چومتا ہوا جھومتا ہوا خوشگوار و پُر بہار سلام اور ڈھیروں مبارَکباد

السّلامُ علیکم وَرحمۃ اللہ برکاتہ　　الحمد للہ ربِّ العٰلمین علٰی کلِ حال

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ شادی خانہ آبادی فرما، **یا اللہ**!عَزَّوَجَلَّ مدینہ منوّرہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح دولھا دلھن اور دونوں خاندانوں کو دونوں جہانوں میں مسکراتا رکھ،ان سب کی ،تمام اُمت کی اور مجھ پاپی وبدکار کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

افسوس! صد افسوس! آج کل شادی جیسی میٹھی میٹھی سنّت **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بہت سارے گناہوں میں گِھر چکی ہے۔ مَثَلاً منگنی میں لڑکا اپنے ہاتھ سے منگیتر کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں دولھا اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورتوں کی مَخلُوط دعوتوں کا سلسلہ ہوتا ہے یا کہیں کہیں آر پار نظر آنے والا برائے نام پردہ بیچ میں ڈال دیا جاتا ہے، اس پر مزید طُرّہ یہ کہ عورتوں میں غیر مَرد گُھس کر کھانا بانٹتے اور خوب وِڈیو فِلمیں بناتے ہیں۔

توبہ! توبہ! آج کل شادیوں میں خاندان کی جوان لڑکیاں خوب ناچتی گاتی ہیں۔ اِس دوران مَرد بھی بِلا تکلُّف اندر آتے جاتے ہیں مَرد اور عورتیں جی بھر کر بدنِگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔ فِلمیں ڈِرامے، ناچ گانے، ڈھولکی اور ڈنڈیا راس کے فنکشنز دیکھنے والے یہ بات یاد رکھیں کہ یہ **حرام** کام ہیں ان کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ چُنانچہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹُھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو آپ

انہیں نہیں دیکھنا چاہئیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہئے۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ٧٦٦٦، ج٨، ص١٥٦)

شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے اس سے سُنے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (کنز العمال، کتاب اللھو واللعب......الخ، الحدیث ٤٠٦٦٢، ج١٥، ص٩٦)

فِلم دیکھے اور جو گانے سنے   کیل اُس کی آنکھ کانوں میں ٹُھکے

افسوس! فِلمی گانوں کی دھوموں اور موسیقی کی دُھنوں ریکارڈنگ کے بِغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے، واہ صاحِب! **اللہ** نے پہلی بار خوشی دکھائی اور '' گانا باجا '' نہ کریں۔ بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے! (معاذ اللہ) مسلمانو! خوشی کے وقت اللہ کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں طویل ہوں۔ نافرمانی نہیں کی جاتی **اللہ** نہ کرے کہ اِس نافرمانی کی نُحُوست سے اِکلَوتی بیٹی **دُلہن** بننے کے آٹھویں دن رُوٹھ کر میکے آ بیٹھے اور مزید آٹھ دن کے بعد **تین طلاق** کا پرچہ آ پہنچے اور ساری خوشیاں دھول میں مل جائیں۔ یا

دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھما چوکڑی میں بیاہی ہوئی **دلہن** 9 ماہ کے بعد پہلی ہی زَچگی میں **موت** کے گھاٹ اُتر جائے۔ یا خدانخواستہ **دولھا** شادی سے پہلے یا چند ہی روز کے بعد دنیا سے چل بسے کیوں کہ موت کہہ کر نہیں آتی۔ ایک دردناک واقِعہ پیشِ خدمت ہے۔

حِکایت: ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات ناچ رنگ کی محفِل قائم کی لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سنّاٹا چیرتی ہوئی دو عَرَبی اشعار پر مُشتَمِل ایک گرجدار آواز گُونج اُٹھی یعنی، ''اے ناچ رنگ کی ناپائدار لذّتوں میں مُنْہَمِک ہونے والو! **موت** تمام کھیل کود کو خَتْم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافِل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جُدا کر دیا!'' راوی کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! چند دنوں کے بعد **دولھا** کا انتِقال ہوگیا۔ (ابن ابی دنیا، کتاب الاعتبار واعقاب السرور والاحزان، الرقم ٤١، ج٦، ص ٣١) آہ! **موت** کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سنگیت کی دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ **دولھا**

میاں موت کے گھاٹ اتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔

تم خوشی کے پھول لوگے کب تلک　　تم یہاں زندہ رہو گے کب تلک

اِس حِکایت کوسن کرشادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اوران میں شریک ہوکر گانے باجے کی دُھنوں پرہنس ہنس کرخوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ **یاد رکھئے!** حضرت سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے، ''**جوہنس ہنس کر گناہ کریگا وہ روتا ہوا جہنم میں داخِل ہوگا۔**'' (مُکاشفۃ القلوب،الباب السادس والثمانون فی الضحک والبکاءِ والباس،ص ۲۷۵)

غور کیجئے! کون سا ''جوڑا'' آج سُکھی ہے؟ کم وبیش ہرجگہ خانہ جنگی ہے، کہیں ساس بہو میں مورچابندی ہے تو کہیں نند اور بھاوج میں ٹھیک ٹھاک ٹھنی ہے۔ بات بات پر''روٹھ مَن'' کا سلسلہ ہے۔ایک دوسرے پر جادوٹونے کروانے کے الزامات ہیں، یہ سب کہیں شادیوں میں غیرشرعی حَرَکات کانتیجہ تونہیں؟ کیوں کہ آج کل جس کے یہاں **شادی** کا سلسلہ ہوتاہے وہاں اتنے گناہ کئے جاتے ہیں کہ اُن کا شمارنہیں ہوسکتا۔

ہاتھ جوڑ کر میری مَدَ نی التجاء ہے کہ گھر کے جملہ افراد دو رکعت **نمازِ توبہ** ادا کریں اور گڑ گڑا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں توبہ کریں اور آئِندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کریں۔

''شادی مُبارک'' کے ۹ حروف کی نِسبت سے نو مدنی پھول

﴿1﴾ بہو کو چاہئے کہ اپنی ماں بہنوں ہی کی طرح ہی اپنی ساس اور نند سے بھی محبت کرے ﴿2﴾ بہو کی موجودگی میں ماں اور بیٹی کا آپس میں کانا پھوسی کرنا بہو کیلئے وسوسوں کا باعث اوراس کے دل میں احساسِ محرومی پیدا کرنے والا ہے اور اس طرح اِس کے دل میں نفرتوں کی بُنیاد پڑتی ہے ﴿3﴾ بہو کو جب تک بیٹی سے بڑھ کر ساس کا پیار نہیں ملیگا اُس وقت تک اس کا اپنی ساس، نندوں سے مانوس ہونا بہت مشکل ہے ﴿4﴾ ساس کبھی ڈانٹ دے تو بہو کو چاہئے کہ اپنی ماں کی ڈانٹ سمجھ کر برداشت کرلے ﴿5﴾ اگر کبھی بہو بدتمیزی کر بیٹھے تو ساس کو چاہئے کہ بیٹی سمجھ کر معاف کردے ﴿6﴾ بھول کر بھی یہ الفاظ کسی کے منہ سے نہ نکلیں کہ ''بہو تعویذ کرواتی ہے'' ورنہ فساد برپا اور سکون برباد ہوسکتا ہے ﴿7﴾ اگر خدانخواستہ کبھی گھر سے تعویذ مل بھی جائے تب بھی بغیر شرعی ثبوت کے یہ طے کرلینا کہ بہو نے

ڈالا جائز نہیں ﴿8﴾ یقین جانئے شیطان بھی تعویذ ایسی جگہ ڈال سکتا ہے کہ گھر کے کسی فرد کے ہاتھ لگ جائے اور گھر میں فساد کھڑا ہو ﴿9﴾ بھابھی کا دیور و جیٹھ سے پردہ نہ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ساس اور سسر وغیرہ باوجود قدرت نہیں روکیں گے تو خود بھی گنہگار ہوں گے۔

''اللہ'' کے چار حروف کی نسبت سے چار مدنی التجائیں

﴿1﴾ تمام اہلِ خانہ کو یہ مکتوب پڑھ کر سنا دیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کی مَدَنی التجا ہے ﴿2﴾ گھر کے تمام افراد نماز روزہ کی پابندی کرتے رہیں اور مَدَنی انعامات کا ہر ماہ رسالہ پر کر کے جمع کروائیں۔ مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کا کم ازکم ایک کیسٹ ہو سکے تو روزانہ ضرور سنئے ﴿3﴾ مناسب خیال فرمائیں تو یہ مکتوب سنبھال کر رکھ لیجئے اور خدانخواستہ گھر میں کبھی نااتِّفاقی ہوجائے تو کم ازکم آخری 9 مَدَنی پھول پڑھ لیجئے ﴿4﴾ گھر کا ہر مرد جس کی عمر 20 برس سے زائد ہو وہ ہر ماہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے تین روزہ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیا کرے۔

والسلام مع الاکرام

مَدَنی سہرا (اسلامی بھائیوں کے لئے)

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ)

(اے پھولوں سے سجی ہوئی کار میں سُوار ہو کر جگمگاتے حجرۂ عروسی کی طرف خوشی خوشی جانے والے عارِضی دولہا! یاد رکھ! عنقریب تجھے پھولوں سے لدے ہوئے جنازے میں سُوار ہو کر کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی گُھپ اندھیری قبر میں جانا پڑتا ہے۔ عطارِ گنہگار کے نزدیک حقیقی شادی (خوشی) قبر میں اِیمان سلامت لے جانا ہے۔ آہ! کاش! بقیع)

فضلِ مولیٰ سے غلام احمد رضا دولہا بنا — خوش نما خوش رنگ پھولوں کا ہے سر سہرا سجا

اِن کی ''شادی خانہ آبادی'' ہو ربِّ مصطفےٰ — اَز پئے غوثُ الوریٰ بہرِ امام احمد رضا

اِن کی زوجہ یا خدا کرتی رہے پردہ سَدا — اِن کی بیوی کو الٰہی بخش توفیقِ حیا

تو سَدا رکھنا سلامت اِن کا جوڑا یا خدا — گھر کے جھگڑوں سے بچانا تُو انہیں ربُّ العلےٰ

اِن کو خوشیاں دو جہاں میں تُو عطا کر کِبریا — اِن پہ رَنج وغم کی نا چھائے کبھی کالی گھٹا

آفتِ فیشن سے ہر دَم اِن کو تو مولیٰ بچا — یاَ الٰہی! اِن کا گھر گہوارۂ سُنَّت بنا

ان کو امّت میں اضافے کا سبب مولیٰ بنا — نیک اور پرہیز گار اولاد کر دے تُو عطا

سادگی سے اس طرح گھر ان کا مہکے یا خدا — پھُول جیسا کہ مہکتے ہیں مدینے کے سدا

یہ غلامِ احمد رضا جب تک یہاں زندہ رہے — خُوب خدمت سنّتوں کی یہ سدا کرتا رہے

یَا الٰہی ! دے سعادت اِن کوحج کی بار بار ۔۔۔ بار بار اِن کو دِکھا میٹھے محمد ﷺ کا دِیار

ہو بقیعِ پاک میں دونوں کو مدفن بھی عطا ۔۔۔ سبز گنبد کا تجھے دیتا ہوں مولیٰ واسطہ

یہ میاں بیوی رہیں جنّت میں یکجا اے خدا ۔۔۔ یا الٰہی ! ہے یہی عطّار کے دل کی دُعا

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

مَدَنی سہرا (اسلامی بہنوں کے لئے)

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ)

تجھ کو ہو شادی مبارک اب ہے تیری رُخصتی ۔۔۔ رُخصتی میں تیری پنہاں رخصت ہے قبر کی[1]

گھر تِرا ہو مُشکبار اور زندگی بھی پُر بہار ۔۔۔ رب ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تاجدار

میری بیٹی کا خدایا گھر سدا آباد رکھ ۔۔۔ فاطمہ زہرا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ

یہ میاں بیوی الٰہی مکرِ شیطان سے بچیں ۔۔۔ یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سُنّتوں پر بھی چلیں

یہ میاں بیوی چلیں حج کو الٰہی ! بار بار ۔۔۔ بار بار ان کو دِکھا میٹھا مدینہ کردگار

مَیکا وسُسرال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں ۔۔۔ دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں

---

[1]: یاد رکھ! جس طرح آج تجھے دُلہن بنا کر پھولوں سے لاد کر حُجرۂ عَروسی میں لے جایا جارہا ہے اسی طرح جلد ہی تیرے جنازے کو پھولوں سے لاد کر اندھیری قبر کی طرف لے جایا جائے گا۔

تُو خوشی کے پھول لیگی کب تلک ۔۔۔ تُو یہاں زندہ رہیگی کب تلک !

اپنے شوہر کی اِطاعت سے نہ غفلت کرنا تُو | حشر میں پچھتائے گی اے پیاری بیٹی ورنہ تُو

میری بیٹی! یا الٰہی! نا بنے غصّے کی تیز | یہ کرے سُسرال میں ہر دم لڑائی سے گُریز

یاد رکھ! تُو آج سے بس تیرا گھر سُسرال ہے | نفرتِ سُسرال سُن لے آفتوں کا جال ہے

ماں سمجھ کر ساس کو، خدمت جو کرتی ہے بَہُو | راج سارے گھر پہ سُن لے تُو وہ کرتی ہے بَہُو

ساس اور نَندوں کی خدمت کر کے ہو جا کامیاب | اِن کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب

ساس اور نَندیں اگر سختی کریں تو صبر کر | صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر

ساس اور نَندوں کا شِکوہ اپنے مَیکے میں نہ کر | اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی تیرا گھر[1]

مَیکے کے مت کر فضائل تو بیاں سسرال میں[2] | اب تُو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں

ساس چیخی تُو بھی بِپھری اور لڑائی ٹھن گئی | ہے کہاں بھُول ایک کی' دو ہاتھ سے تالی بجی

---

[1]: اگر خدانخواستہ سسرال میں کوئی چپقلش ہو جائے تو مَیکے میں اس کی بھڑاس نکالنے میں یہ خطرہ ہے کہ ماں، بہنیں ہمدردی کریں اور اُن کی شہ ملنے پر جذبات مزید مُشتَعِل ہوں اور یوں لڑائی ٹھنڈی ہونے کے بدلے مزید بڑھ جائے اور نتیجتاً گھر برباد ہو جائے' آج کل اس طرح سے گھر تباہ ہو رہے ہیں اسی لیے سگِ مدینہ نے یہ نصیحت کرنے کی جَسارت کی ہے۔ (کوئی سنے یا نہ سنے روزانہ فیضانِ سنت کا درس جاری رکھنے کی مَدَنی التجا ہے۔) [2]: اپنے ماں، باپ، یا بھائی بہنوں کی سخاوتوں کے عموماً چرچے بہو اپنے سسرال میں کرتی ہے جس سے سسرال والوں کو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ یہ تم لوگوں کو سناتی اور جتاتی ہے کہ تم لوگ تو کنجوس اور بے مُروّت ہو۔ اور یوں نفرتوں کی بُنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔ بہو کا منہ پھُلائے رہنا بھی فساد کی صورت بنتا ہے۔ اس طرح سسرال کے سامنے اپنے بچوں کو کوسنے سے بھی گریز کریں، کہ بعض اوقات سسرال والے سمجھتے ہیں یہ ہمیں سنا رہی ہے، پھر جنگ چھڑ جاتی ہے۔

یاد رکھ تُو نے اگر کھولی زَباں سُسرال میں	پھنس کے رہ جائے گی بیٹی! قضیوں کے جنجال میں

میری پیاری بیٹی سُن فیضانِ سنّت پڑھ کے تُو	اِلتجا ہے روز دینا درس اپنے گھر پہ تُو

گر نصیحت پر عمل عطّار کی ہوگا ترا	اِن شاءَ اللّٰہ اپنے گھر میں تو سُکھی ہوگی سدا

گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ٦ ذُوالْقَعدَۃ الحرام ١٤٢٨ھ، 17 دسمبر 2007ء بروز پیر شریف ایک اِسلامی بھائی اور اُن کے بچّوں کی امّی کو **گھریلو ناچاقی کے علاج** کے لئے نصیحت کے مَدَنی پھول عنائت فرمائے (جن میں ضرورتاً کہیں کہیں ترمیم کی گئی ہے)۔ ان مَدَنی پھولوں پر عمل کر کے ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کو حقیقی معنوں میں **امن کا گہوارہ** بنایا جاسکتا ہے۔

''مِزاج شناسی کی عادت ڈالو'' کے اُنیس حُرُوف کی نِسبت سے شادی شدہ اسلامی بھائیوں کے لئے 19 مَدَنی پھول

مدینہ 1: اِس میں کوئی شک نہیں کہ شوہر اپنی زوجہ پر حاکم ہے تاہم **اِنصاف** سے کام لینا ضروری ہے کہ حاکم سے مُراد سیاہ سفید کا مالک ہونا نہیں ہے۔

مدینہ 2: **عورت** ٹیڑھی پسلی کی **پیداوار** ہے، اُس کی نفسیات کو پَرَکھ کر اس کے ساتھ

بَرتاؤ کیجئے۔ اگر اپنی سوچ کے **مِعیار** پر اس کو تولیں گے تو گھر چلنا بہت **دُشوار** ہے۔

مدینہ 3: عورت **عُمُوماً** **ناقِصُ العقل** ہوتی ہے، 100 فیصد آپ کے معیار پر پوری اترے یہ **تَوَقُّع** اُس سے بیکار ہے، لہٰذا اُس کی کوتاہیوں کو نظر اَنداز کر کے اُس پر مزید **اِحسانات** کیجئے۔

مدینہ 4: **لاکھ** غلطیاں کرے، منہ چڑھائے، بڑبڑائے، اگر آپ گھر **آباد** دیکھنا چاہتے ہیں تو اُس کے ساتھ اُس وقت تک **نرمی** سے پیش آنے کا ذہن بناتے رہئے جب تک شریعت سختی کی **اِجازت** نہ دے۔

مدینہ 5: **اگر** عورت ٹیڑھی چلتی رہی اور آپ **صبر** کرتے رہے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و **ثواب** کا آخرت میں اَنبار دیکھیں گے۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان رُوح پرور ہے: ''**کامِل اِیمان** والوں میں سے وہ بھی ہے جو **عمدہ اَخلاق** والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ **نرم** طبیعت والا ہے۔'' (جامع الترمذی ج۲ ص۳۸۷ حدیث ۱۱۶۵)

مدینہ 6: **اگر** بیوی آپ کے **مَن پسند** کھانے نہیں پکا پاتی تو **صبر** کیجئے۔ محض نفس کی معمولی **لذّت** کی خاطر بلا اِجازتِ شرعی اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا، مار دھاڑ پر اتر آنا

بربادیٔ **آخِرت** کا باعث بن سکتا ہے۔

مدینہ 7: **جس** طرح عام مسلمانوں کی دل آزاری **حرام** ہے اُسی طرح بِلا مصلحتِ شرعی بیوی کی دل آزاری میں بھی جہنّم کی **حقداری** ہے۔

مدینہ 8: **اگر** کبھی غصہ آجائے اور زوجہ پر **ناحق** زبان چل جائے یا بلا مصلحتِ شرعی ہاتھ اُٹھ جائے تو **توبہ** بھی واجِب اور **تلافی** بھی لازِم۔ بغیر شرمائے اور بغیر اپنی کسرِ شان سمجھے اُس سے نہایت لجاجت وندامت کے ساتھ اس طرح **معذرت** کیجئے کہ اُس کا دل صاف ہوجائے اور وہ واقِعۃً **مُعاف** کردے۔ ہر جگہ **رَسمی** SORRY بول دینا کام نہیں دیتا نہ اس طرح حقُّ العَبد سے یقینی **خَلاصی** ہوتی ہے۔ **جیسا جُرم ویسی مُعافی تَلافی۔**

مدینہ 9: **کبھی** آپ کی پُکار پر **جواب** نہ ملے تو بے تَحاشا برس پڑنا **سِفلہ پن** ہے، حسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ بے چاری نے **سُنا** نہ ہوگا یا کوئی اور **مجبوری** مانِع ہوئی ہوگی۔

مدینہ 10: **کبھی** کپڑے کی اِستری **برابر** نہ ہوئی، کھانے میں نمک مرچ **کم وبیش** ہوا، **تازہ** کھانا پکا کر نہ دیا، دوسرے دن کا **گرم** کرکے یا **ٹھنڈا** ہی رکھ دیا، برتن برابر نہ **دُھل** پائے تو جارِحانہ انداز سے **حُکم** چلانے اور **ڈانٹ** پلانے کے بجائے **نَرمی** سے **تَفہِیم** (یعنی سمجھانا)، **اِزْدِیادِ حُبّ** (یعنی مَحبّت میں اضافے) کا باعث ہوگی۔ نفس

وشیطان کی **چالوں** کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، نفرتیں مت بڑھائیے۔

مدینہ 11: **زبان** سے بتانے میں **غصّہ** آجاتا ہو اور بات **بگڑ** جاتی ہو تو اگر فریقین ایسے موقع پر ایک دوسرے کو **تحریری** طور پر سمجھانے کا معمول بنائیں تو **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جھگڑے** کی نوبت نہیں آئے گی۔

مدینہ 12: **ہوٹل** یا بازار کی غِذا کی مانند **لذیذ اَغذِیَہ** (یعنی غذائیں) بنانے کا زوجہ سے بِالجَبر **مُطالَبہ** کرنا نفس کی **پیروی** اور اس کے نہ بنانے پر طنز و مُزاح، طَعن و تَشنِیع اور زبردستی کی **دل آزاری** کرنا شیطان کی خوشی کا **سامان** ہے۔

مدینہ 13: **اپنی** والِدہ وغیرہ کی **شکایت** پر بغیر شَرعی ثُبُوت کے زوجہ کو **جھاڑنا** یا مارنا وغیرہ **ظلم** ہے اور **ظالِم جہنَّم کا حقدار**۔ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**ظلم جہنَّم میں لے جانے والا ہے۔**''

(جامع الترمذی ج۳ ص۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶ ملخصًا)

مدینہ 14: **اپنا** کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سعادت اور **عظیم سنّت** ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے

نعلینِ مبارَکَین گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔'' (کنزالعمال ج۷ص۶۰حدیث۱۸۵۱٤)

مدینہ 15: **چھوٹی** چھوٹی باتوں پر بیوی کو **حُکم** دینا مَثَلاً یہ اُٹھادو، وہ رکھ دو، فُلاں چیز ڈھونڈ کر لادو وغیرہ سے **بچنا** اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرلیا کرنا **گھر کو اَمن کا گہوارہ** بنانے میں مدد دیتا ہے۔

مدینہ 16: **اپنے** چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بیوی کو نیند سے **جگا** دینا، کام کاج اور جھاڑو پَوچے کے دَوران ، آٹا گوندھتے ہوئے، نیز دردِ سر ،نزلہ یا دیگر بیماریوں کے ہوتے ہوئے اُن کو **کام** کے آرڈر دیئے جانا گھر کے ماحول کو **خراب** کرسکتا ہے۔جس طرح آپ کو **نیند** پیاری ہے، سُستی ہوتی ہے، موڈ آف ہوتا ہے اسی طرح کے **عوارِض** عورت کو بھی درپیش ہوتے ہیں بلکہ مرد کے مقابلے میں عورت کو نیند زیادہ آتی ہے نیز اس کو بھی غصّہ آسکتا ہے لٰہذا **مزاج شناسی** کی عادت ڈالئے۔

مدینہ 17: **فَرِیقَین** میں سے اگر ایک کو **غصہ** آجائے تو دوسرے کا **خاموش** رہنا بہت ضروری ہے کہ غصے کا غصے سے اِزالہ بسا اوقات **خطرناک** ثابت ہوتا ہے۔

مدینہ 18: **باورچی** خانے میں **مصروفیت** کے دوران بیوی کو اس طرح **تنقید** کا نشانہ بنانا کہ **آلو** تراشنا نہیں آتا، **ٹماٹر** کاٹنے کا ڈھنگ نہیں، **ادرک** کیا اِس طرح کاٹتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ بہت ہی **تکلیف دہ** اور باعثِ تنفیر ہوتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو بیوی کی جائز طور پر **حوصلہ اَفزائی** کرتا رہے اور اپنا کام نکالتا رہے۔

مدینہ 19: **میاں** بیوی کا بچوں کے سامنے **لڑنا** جھگڑنا ان کے اَخلاق کے لئے بھی **تباہ کُن** ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''شوہر حاکِم ہوتا ہے'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے شادی شدہ اسلامی بہنوں کے لئے 14 مَدَنی پھول

مدینہ 1: **میاں** حاکم ہوتا اور **بیوی** مَحکُوم ہوتی ہے اس کے اُلٹ ہونے کا **خیال** بھی دل میں نہ لایئے۔

مدینہ 2: جب میاں **حاکم** ہے تو اُس کی اِطاعت کو لازم سمجھئے۔ سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیِّین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمِین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عورت جب پانچ **نمازیں** پڑھے، رمضان کے **روزے** رکھے، اپنی عزت کی

حفاظت کرے اور اپنے خاوَند کی **اِطاعت** کرے تو جس دروازے سے چاہے **جنت** میں داخل ہو۔(المعجم الاوسط ج۳ ص۲۸۳ حدیث۴۵۹۸)

مدینہ 3: اُن کا شریعت کے مطابق ملنے والا ہر **حکم** خواہ نفس پر کتنا ہی گِراں ہو **خوش دلی** کے ساتھ سر آنکھوں پر لیجئے۔

مدینہ 4: اُن کی پسند کے **کھانے** ان کی **مرضی** کے مطابق عُمدہ طریقے پر **پکا** کر، بَشّاشَت کے ساتھ پیش کر کے ان کے دل میں **خوشی** داخِل کر کے بے اندازہ ثواب کی حقدار بنئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک **فرائض** کی ادائیگی کے بعد سب سے **افضل** عمل مسلمان کے دل میں **خوشی** داخل کرنا ہے۔''

(المعجم الکبیر ج۱۱ ص۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

مدینہ 5: ان کی ہر وہ تنقِید جو شرعاً **دُرُست** ہو اگر اس پر **بُرا** لگے تو اسے شیطان کا وار سمجھ کر **لاحول** شریف پڑھ کر شیطان کو **نامراد** لوٹایئے۔

مدینہ 6: اگر کسی خطا بلکہ غلط فہمی کی بنا پر بھی میاں **ڈانٹ ڈپٹ** کرے یا بالفرض **مارے** تو ہنسی خوشی سہہ لیجئے کہ اس میں آپ کی آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی **بھلائی** ہے اور ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **گھر امن کا گہوارہ** رہے گا۔

مدینہ 7: اگر سامنے **زبان چلائی**، منہ پُھلایا، **برتن** پچھاڑے، میاں کا غصہ بچوں پر اُتارا اور اسی طرح کی دیگر **نامُناسِب حرکتیں** کیں تو اِس سے حالات **سنور**نے کے بجائے مزید **بگڑیں** گے، یہ اچھی طرح گِرِہ میں باندھ لیجئے کہ اِس طرح کرنے سے اگر بَظاہر **صُلح** ہو بھی گئی تب بھی دلوں میں سے **نفرتیں** ختم ہونے کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہے۔

مدینہ 8: **میاں** کی خامیوں کے بجائے خوبیوں ہی پر **نظر** رکھئے اور ان کے حق میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے **ڈرتی** رہئے۔

عیبوں کو عیب جُو کی نظر ڈھونڈتی ہے پر ۔۔۔ جو خوش نظر ہے خُوبیاں آئیں اُسے نظر

مدینہ 9: **میاں** یا سسرال کی **شکایت** میکے میں کرنا دنیا و آخرت کیلئے سخت **نقصان دہ** ثابت ہوسکتا ہے کہ فی زمانہ مشاہدہ یہی ہے کہ اس طرح غیبتوں، تہمتوں، چغلیوں، عیب دریوں اور دل آزاریوں وغیرہ طرح طرح کے **گناہوں** کا بہت بڑا

دروازہ کھل جاتا ہے پھر اس کی نحوست سے بارہا دنیا میں یہ **آفت** آتی ہے کہ گھر **ٹوٹ** جاتا ہے۔

مدینہ 10: **ہاں** اگر واقِعی شوہر **ظلم** کرتا ہے یا سسرال والے **ستاتے** ہیں تو صرف ایسے شخص کو اچّھی **نیّت** کے ساتھ **فریاد** کی جائے جو ظلم سے بچا سکتا، صلح کروا سکتا ہو یا **اِنصاف** دلوا سکتا ہو، باقی صرف بھڑاس نکالنا، دل ہلکا کرنے کیلئے ''گھر کی باتیں'' میکے یا سہیلیوں کے پاس کرنا غیبتوں اور تہمتوں وغیرہ کے **گناہوں** میں ڈال کر سننے سنانے والوں کو **جہنّم** کا حقدار بنا سکتا ہے

مدینہ 11: **بالفرض** شوہر یا ساس وغیرہ کی کسی حَرَکت سے کبھی دل کو **ٹھیس** **پہنچے** تو خود کو **قابو** میں رکھئے، یہ آپ کے **اِمتحان** کا موقع ہے کہ یا تو زبان و دل کو قابو میں رکھ کر **صبر** کر کے جنّت کی لازوال نعمتوں کو پانے کی سعی کیجئے یا زَبان کی **آفتوں** میں پڑ کر شریعت کا دائرہ **توڑ** کر اپنے آپ کو **جہنّم** کی حقدار ٹھہرائیے۔

مدینہ 12: **اگرچہ** آپ کتنی ہی **مصروف** ہوں، خواہ **نیند** کے مزے لُوٹ رہی ہوں، جُوں ہی شوہر آواز دے، **ثوابِ** عظیم پانے کی نیّت سے فوراً **لَبَّیک** (یعنی

میں حاضر ہوں) کہتی ہوئی اُٹھ بیٹھئے اور اُن کی **خدمت** میں مشغول ہو کر **جنّتُ الفردوس کے خزانے** سمیٹنا شروع کر دیجئے۔

مدینہ 13: شوہر کی دِلجوئی کی خاطر اُن کے والدین وغیرہ کی **خوش دلی** کے ساتھ **خدمت** بجالایئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ **دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔** ع

کر بھلا ہو بھلا

مدینہ 14: شوہر کی ہرگز **ناشکری** مت کیا کیجئے کہ اس کے آپ پر بیشمار **اِحسانات** ہیں۔ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، **بِاِذْنِ** پَروَرْدگارِ دوعالَم کے مالِک **و**مُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ایک بار عید کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا:** ''اے عورتو! **صَدَقہ** کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو **جہنَّمی** دیکھا ہے'' خواتین نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی وجہ؟ فرمایا: ''اس لئے کہ تم **لعنت** بہُت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی **ناشکری** کرتی ہو۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص۱۲۳ حدیث ۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کی برکت سے **اللّٰہ** اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پَیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت **اور راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، ان شاءَ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا : یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ! ہمیں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی پیروی میں خوشی وغم میں احکامِ شریعت پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلّ ہماری بے حِساب مغفِرت فرما **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔**یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔**یا اللّٰہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمۂ طَیِّبہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بِشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبَلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کردیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے ''**محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ،** ''**شعبہ امیرِ اَہلسنّت** (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ**''۔

نام مع ولدیت: ____________________ **عُمر** ___ **کِن سے مرید یا طالب ہیں** ______ **خط ملنے کا پتا** ______________________

فون نمبر (بمع کوڈ): ________ **ای میل ایڈریس** ______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:** ________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:** ____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______ **مُندَرِجہ** بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے **عَمل** کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے ''**ایمان افروز واقعات**'' مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرمادیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدَّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیْد ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہو جایئے۔ **اِن شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ (کراچی) "مکتبِ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔